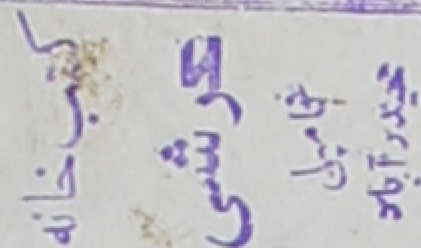
انت وليّي في الدنيا والآخرة توفّني مسلماً والحقني بالصالحين

الحمد لله كه كتاب مستطاب تفسير سورهٔ
يوسف عليه السلام سنه ۱۲۰۴ هجريه مقدسه نبويه

باهتمام سيد محمد علي عفي عنه
در جزيره معموره ممبئى حليهٔ طبع پوشيد



بسم اللہ الرحمن الرحیم
وبہ نستعین

لکھوں پہلے توحید جان آفرین — قلم کی طرح خاک پر رکھ جبین
دکھا جسنے نقش و نگار قدم — بنایا ہے گلگشت لوح و قلم
اُسی سے ہے سرسبز باغ سخن — ہے سیراب و شاداب گلزار کہن
عنایات سے اسکی اک مشت خاک — ہوئی معدن گوہر تابناک
اُسی نے جگر چیر ہر سنگ کا — کیا گوہر انتخاب ہر رنگ کا
کر آباد گلشن بفصل ربیع — دکھاوے ہے انواع نقش بدیع
اُسی کی ہے قدرت سے باغ و بہار — مطرز بالوان نقش و نگار
ہر یک برگ گل اس سے ہے تازہ رو — ہر یک گل میں پنہاں اسیکی ہے بو
ہے الحق وہی صانع نقش گل — نگارندۂ دفتر برگ گل

ہی ذات اُسکی دانائے بسیط — ہر اِک شی پہ ہے علم اُسکا محیط

جہان تا جہان عالم نیک و زشت — سر مو نہ باہر ہے از سرنوشت

قلم جسطرح اُسکا جریان ہے — مخالف ہو کوئی نہ امکان ہے

نہ واقف کوئی اُسکے ہے کار سے — نہ آگاہ ہے اُسکے اسرار سے

ہے ذات نبی معترف بالقصور — غرض عجز ہے اصل و فہم و شعور

در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نبی کون سرور و فخر انبیا — در قلزم قدرت کبریا

بہار گل بوستان ازل — چراغ شبستان عالم عمل

مقدس ہے ذات اُسکی شمع سبل — وہ ہے باعث خلقت جزو و کل

شفیع الوری خاتم المرسلین — کہ دینون کا ناسخ ہوا اُسکا دین

عطا حق نے کر تاج اسری اُسے — کیا مالک تخت اوحی اُسے

محمد کی مانند حق نے نہین — نہ پیدا ہوا ہے نہ ہوگا کہین

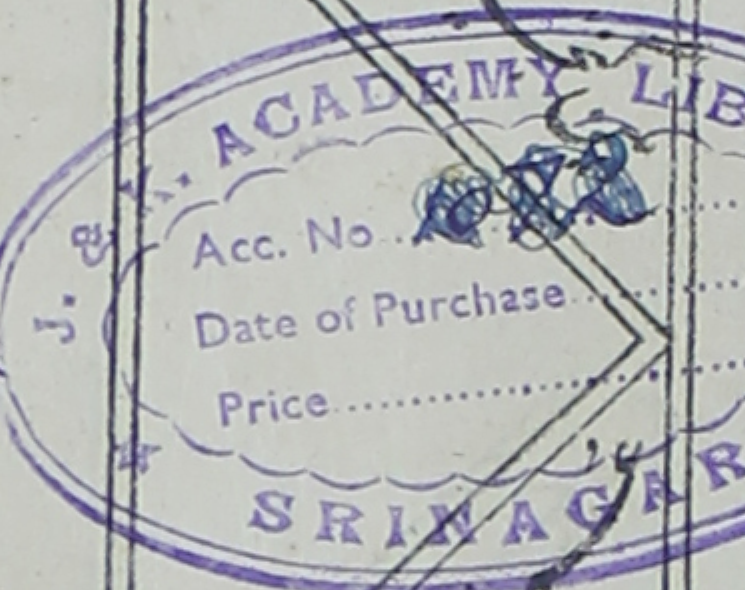
اُسے جسطرح چاہئے دے کمال — کیا شاہد بزم عز و جلال

رسولون کا کر درۃ التاج اُسے — کیا سرفراز از معراج اُسے

بنایا حق نے گل قاب قوسین کا — کیا آفتاب اُسکو کونین کا

رسالت کے دیوان کا انتخاب — ہوئی اُسپہ نازل ہے ام الکتاب

ہے رتبے مین عالی ز روح الامین — خطاب اُسکو ہے رحمۃ العالمین



در تعریف اصحاب کبار

احوال تالیف کتاب

روایت

غرض ہے پسندیدۂ کبریا — کلام شعرا از کذب و ریا
اُسکی طرف رکھ کے چشم نیاز — کیا کلک کو مین نے معنی طراز
حکایت لکھی ہے یہہ قرآن سے — جو ثابت ہوئی نص قرآن سے
کہانی ہے یوسف کی یہہ دلربا — کہ ہے احسن القصہ حق نے کہا
نہین بیش و کم کا یہان دخل ہے — کہ مصحف یہان شاہد اصل ہے
کھلا گل ہے باغ عنایات کا — الف لام را تلک آیات کا
عجب قصہ یوسف کا ہے دلپذیر — یہہ قرآن مین صورت ہے اک بے نظیر
بنی اسکی تفسیر عربی تمام — ہے مقرون بنور صداقت کلام
وہ تصنیف اُس ذات عالی سے ہے — امام محمد غزالی سے ہے
روایات سے ابن عباس کی — اُنھون نے ہے تفسیر ساری لکھی
ہین طرفہ مضامین اسکے صحیح — مطابق بقول حدیث صحیح
گواہِ سخن ہے حدیث دلیل — رہے کذب ہو کسطرح وہان دخیل
اُسی درج سے دُرِ مکنون لے — ہر اک نے خلاف اُسکا مضمون لے
لباس اسکو پہناوین نظم کا — کیا ماہ رخسار اُس نظم کا
مضامین تفسیر کر انتخاب — لکھی مین نے دلچسپ ساری کتاب
سخن میرا ہو پیش حق مستجاب — بحق رسول و بآل و صحاب
یہان سے ہے تمہید تفسیر کی — حقیقت ہے یوسف کے توقیر کی

کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے | کہ یہہ عرض سنئے میری آپ سے
تو دیکھا اب یہہ چاند سورج کا حال | کرین سجدہ آگے میرے سر کو ڈال
یہ ہین مثل پتھر کے دونو خموش | خدا نے دیا ہے مجھے عقل ہوش
مرے حسن مین اور ان مین ہے فرق | بہت بلکہ جون غرب سے تا بشرق
کہا جب یہہ یوسف نے قصہ تمام | تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
بہت ہوگئے غمناک غش کر گیا | سب آنکھون مین خون جگر بھر گیا
بہت اشک آنکھون سی گرنے لگے | وہ موتی سے پلکون سے جھڑنے لگے
کہا پھر یہہ یوسف نے اے میر باپ | ہوئے اسطرح کیون الم ناک آپ
کہا پھر یہہ یعقوب نے خیر ہے | خودی سے خدا کو بڑا بیر ہے
کہا تو نے اسوقت وہ مین ہو نہین | کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کرین
بہت ہے بری خود نمائی تو جان | مصیبت کو سر پر اب آئی تو مان
کہا ہے یہہ صاحب اشارات نے | غمین دل کیا اسکی اس بات نے
کہے چار لفظون کو جو بر ملا | ہلاکت مین ڈالے ہے اسکو خدا
وہ ہین نحن و عندی انا اور لی | کہا جسنی حق نے بلا اسکو دی
سمجھ لو کہ نحن کے معنے ہین ہم | فرشتون نے اسکو کہا ہو بہم
پڑی انپہ آگ اور سب جل گئے | خدا کے غضب سی وہ جل بل گئے
انا مین ہے معنون مین ہے جان لو | کہا اسکو شیطان نے مان لو

قال یا بنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک

کہا تھا یہہ باپ نے ... یہہ بھائیون سے اپنے ...

کہا بیتن خوابون کا صحیح حال

کہیو کبھی اس طرح یہہ مقال

حکایت بنا بر مثل

خدانے بزرگی اس امت کو دی
بیان اسکا حضرت نے انشا کیا
خوشی یہان کی ہے خواب نیک اسکی جان
رسول خدا نے کہا ہے سنو
بہت خواب جھوٹھی ہو بدکار کی
رسول خدا نے یہہ فرما دیا
برا ہے بہت جھوٹھ کا بولنا
نبی کی طرف سی کسی نے اگر
کریگا اسے حق تعالی عذاب
اسیطرح جو حرکتین بیچ لے
جسے کر دیا باپ اور ماں نے عاق
صحابہ کو میرے کہے جو برا
کوئی خواب جھوٹھی کسی سے کہے
اسی طرح منکر ہو جو خواب کا
کوئی خواب اپنی جو جھوٹھی کہے
کہ چنگاریون مین بٹھاوین اسے
پھر آتش مین دوزخ کی دین انکو ڈال

کہ ہے دین و دنیا کی جس سے خوشی
ملے دونو خوشبو کا جس سے پتا
خوشی آخرت کی ہے جنت نشان
کہ نیکون کی سچی سبھی خواب ہو
نبی نے خبر اس طرح ہم کو دی
کہ ہے چند باتون کا کرنا برا
برا سب سے حضرت یہ ہے جوڑنا
کہے بات جھوٹھی اسے جان کر
بن آویگا کچھ بھی نہ اس سے جواب
عذاب اسکو دوزخ کا اللہ دے
قیامت کا دن ہو بہت سینہ شاق
عذاب اسکو بیشک کریگا خدا
عذاب خدا مین وہ دایم رہے
کریگا عذاب اسکو بیشک خدا
خدا اسکو اسطرح تکلیف دے
جو بیٹھا بجاوے لٹاوین اسے
بہت ہی پھر آیا ہے اسکا وبال

کرینگے وے تجھ سے فریب اور دغا | کہا پھر یہہ یوسف نے کیا انبیا
کیا کرتے ہین آکے مکر و فریب | کہا تو نہ سمجھا فراز و نشیب

اِنَّ الشَّیطانَ لِلاِنسانِ عَدُوٌّ مُّبِینٌ

یہہ تحقیق شیطان انسان کا | عدو ہے کھلا یہہ خدا نے کہا
یہی بیت آیت کی تفسیر ہے | پھر آگے بڑی اسکی تقریر ہے
کیا منع یوسف کو جب باپ نے | لگا خوف سی اسکا دل کانپنے
کیا ظاہر اُسنے نہ احوال خواب | و لے ماں نے شمعون کی سُن تتاب
کہا بھائیون سی یہہ احوال سب | اُنہین آیا سُنکر کے طیش و غضب
برا جرم ہے تم کرو احتراز | خدا کے ہے نزدیک افشائے راز
یہہ بولا ہے سُبلی نصیحت کا بول | کہ چار عورتون نے دیا بھید کھول
کہی لم شمعون نے یوسف کی بات | زن نوح نے نوح کی واردات
زن لوط نے لوط کا حال جا | کہا قوم سے انکی سب برملا
اور حفصہ جو بیٹی عمر کی تھی جان | نبی کا کیا بھید سب پر عیان
خدا نے شکایت کہی تین کی | اُنہون نے حفاظت نکی دین کی
چھپایا خدا نے ہے حفصہ کا عیب | وہ ہے عالم السر و دانائے غیب
کہا ابن عباس نے یہہ کلام | کہ یوسف کے بھائی علیہ السلام
اُٹھے ہوے گھر مین رو بیٹھکے | سبھی جمع اُسجا یہ اکر ہوے

کیا قتل سے پہلے جو ہابیل کو
تھا قابیل کا فر ہوا
حسد کی سبب سی وہ کافر ہوا
جہنم کا در دو سرے کی [illegible]
زبان سے نکالا نہ تو غیر کی
کہون تیری تجھ سی وہ یہہ بات
کرے ہو وہ تو جان عزت کی ذات
بہمان ہو سے ظلم دو مین ہون ترا
[illegible] یہہ امکان ہے کہ
اکیلا ہو تو عورت سے پاس
نہ مجھکو جدا آپ سے جانتا
جو کہتا ہون مین سچ اسے مانتا
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہی
فریب اور دغا سے یہ موسی کو دے

حسد کرنیوالا ہے منکر ہوا | نہین اسکو حق کی قضا پر رضا
نہوتا ہے حاسد کے کچھ دلمین نور | خدا کی ہے رحمت سے ہر وقت دور
نہ مشرک مین اور اسمین کچھ فرق ہے | گنا ہون مین سرتا بہ پا غرق ہے
خدا کی ہین بخشش کے منکر وے دو | انہین حق تعالےٰ کی رحمت نہو
یہہ سمجھو علامت ہین حاسد کی دو | بھلا آگے پیچھے رہے عیب جو

حکایت

حکایت ہے موسیٰ بن عمران سے | ملے ایکدن رہ مین شیطان سے
اٹھایا عصا تاکہ مارین اسے | زمین پر ہوا سے اتارین اسے
کہا اس نے موسیٰ مین ڈرتا نہین | تمہارے مین کارے سے مرتا نہین
صفائی سے دلکے مجھے ہو وہ ڈر | نہین زور کا مجھکو خوف و خطر
کہا پھر یہہ موسیٰ نے مجھکو بتا | ہین دلکی صفائی کے اسباب کیا
کہا ایک نہ کیجے کسیکا حسد | کہون دوسرا یہہ ہے حفظ جسد
وہ ہے انتظار رصد تیرا | مین معنے رصد کے تجھے دون بتا
غرض بلصراط اب رصد کو تو جان | اسے ہونا بر حق قیامت مین مان
کہا پھر یہہ موسیٰ سی شیطان نے | شقیون کے سردار سلطان نے
وصیت کرون تجھکو اے نیک ذات | نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہہ بات
سنو پہلی تم یہہ نکیجو حسد | حسد ہے نہایت برا اور بد

[illegible]

کہا

کہا ابن عباس نے سن ذرا | کہ مطلب ہے تاویل احادیث کیا
سو تعبیر خواب اسکو تو جان لے | ہی علم یوسف کا تو مان لے

وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ

کرے نعمتیں اپنی تجھ پر تمام | نبوت تجھے دے خدا نے انام

وَعَلٰی اٰلِ یَعْقُوْبَ

ہے ہو آل یعقوب پر بس کرم | نبوت کا درجہ نہوا سے کم

كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤی اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ
وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ

ترے پہلے باپوں پہ جیسے تمام | نبوت کی نعمت ہوئی اختتام
براہیم و اسحاق تو انکو جان | اسی طرح ہو تو نبی اسکو مان
ہے تحقیق رب تیرا دانا علیم | کرے کام حکمت سے وہ ہے حکیم

فصل

ہے اس فصل میں علم کو سب بیان | کروں اسکی تفصیل کا میں عیان
خدا جل واعلی کے دس بیان | کہ دس طرح کا علم ان کو دیا
بزرگی ہے سب چیز پر علم کو | کہ درجہ بڑا سب میں عالم کا ہو
سمجھ لے تو اسکو نبی نے کہا | شفاعت کریں تین روز جزا
ہے اول نبی اور عالم کو جان | شہیدونکی پھر تو شفاعت کو مان

اذ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا
سمجھ لے فصاحت کی یہہ بات مین
دسون ہے اشارات و آیات حق فی الکلس
یہان سے کئی قدرت [illegible]
ہم آتا ہے سب کا یہی یوسف کے پاس
[illegible] سے نہیں مین [illegible]
کبھی مال دیکر خریدا اسی [illegible]
بہت مال رکھتا تھا [illegible]
نوین مصر سے تب آیا عزیز

کہا بھائیون نے تھی اسمین کل
کہ بابا مین یوسف کو الفت ہے دل
بہت باپ کا چاہتا ہے مدام
پڑا دل یہ دونون کی الفت کا دام
اب ان دو کی ہم سی زیادہ ہے چاہ
ہمین ہم سے الفت کی کچھ [illegible]

نبی کو ہمارے دئے سب علوم
دیا علم یوسفؑ کو تعبیر کا
دئے سب علم ثابت ہین قران سی

عرب اور عجم مین پڑی انکی دھوم
وہ ہے علم رویا کی تفسیر کا
وے سمجھین جو واقف ہین ایمان سی

لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین

جو یوسف کی اور بھائیونکی خبر
دئے احوال حق نے بیان جو کر
خبر دی ہے دس طرح سی اسمین بیان
قریبون کی اسمین عداوتکا حال
ہے یوسف کے قصے کا پہلا بیان
کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر رسول
ہے بھیڑیکا یعقوب سے بولنا
ہے لڑکے پہ چھوٹے وحی کا اُتار
کہ یوسف کا ٹھہرا تھا تھوڑا ہی مول
وہ رونے مین جھوٹے تھے بھائی تمام
کلام خدا جان تو ساتوین
جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص عام

کہی حق تعالی نے سب کھولکر
نصیحت ہے سب سائلون کے لئے
ہے دس چیز کا اسکے اندر بیان
بعیدون کی الفت بحد کمال
رسولون مین ثانی یہہ ہے اسکو مان
کبیرہ ہوا انسے اسکو نہ بھول
سیوم بات ہے اسکو مت بھولنا
کہون پانچوین کو سن اے ہوشیار
چھٹی بھی خبر تم سے دیتا ہون کھول
جو رو رو دیا باپ کو آ پیام
کہون تجھ سی سن لے ثواب آٹھوین
تحیر مین مصری ہوئے تھے تمام

[illegible]

جو کوئی خدا واسطے قصد کر — مسلمان سے ملنے چلے اُسکے گھر

خدا ایک فرشتے کو نازل کرے — فرشتہ پھر اُس شخص سی یون کہے

کہ جاتا ہی کسواسطے اسکے پاس — تو کچھ اُس سے لینے کی رکھتا ہے آس

کہے مین چلا ہون خُدا کے لئے — نہ دُنیا کی کچھ مدعا کے لئے

کہے یہہ فرشتہ بشارت اُسے — کہ حق نے یہہ کی ہی اشارت تجھے

مین دونو کو بخشا اُسے اور تجھے — کہ واجب ہے جنت کا دینا مجھے

ونحن عصبۃ

کہا بھائیون نے یہہ حالانکہ ہم — جماعت ہین ہم سے محبت سے کم

کہون تجھ سے عصبہ کے معنے ہین دس — زیادہ ہون یا دس سے جان اور بس

مراد اس جگہہ تو جماعت کو جان — یہہ یوسف کے تھا بھائیون کو گمان

کہ الفت ہی قوت اور کثرت کے ساتھ — نہ سمجھے ہے سب چیز قدرت کے ہاتھ

یہہ ابن مغیرہ نے دل مین کہا — نبوت ہی ہونا بہت مال کا

سکندر سمجھتا تھا ایک سہل بات — کہ لی اپنی حکمت سے سب کائنات

نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا — کہ اس جا ہین کام تدبیر کا

ہوئین اُنکی تدبیرین ساری خلاف — رہے اپنے مطلب سے تینون یہہ صاف

إن أبانا لفي ضلال مبين

یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام — ہین ظاہر ضلالت مین والد کلام

مسلمان اگرچہ کرے سو گناہ
کرے دل سے توبہ نہووے گناہ

حکایت

کہوں ایک زاہد کے سب احوال کو
کہوں تم سے میں وہ غافل تھا یک نفس
خدا سے بھی عبادت میں گذرے تھے دو سو برس
اس عابد کے دل میں ارمن یہی
ارادہ تھا ملنے کا ابلیس سے
کہے تھا وہ ابلیس کو جو ہو اکیون خراب
لیا اسنے سر پر خدا کا عذاب
بہت غم تھا زاہد کو اس بات میں
ملا اسکو شیطان محراب میں
کہا کون ہے بولا ابلیس ہون
بہت رنج اٹھایا میں اب کیا کہون

نہو عاق کو بوئی جنت نصیب
غضب مین خدا کے رہیگا قریب

نہ جنت مین جاوے کرے سو عمل
سب ارکان دین مین ہے اسکے خلل

خدا کی رضا باپ ماکی رضا
ہے خفگی سے اُنکے خدا بھی خفا

عذاب عاق کو قبر مین ہوڑا
کیا ہووے جسطرح شرک خدا

یہہ ہے تیرا جو کرے ہے زنا
ولیکن پر وسیکی جو روسی جدا

کہا بھائیون نے پھر آپسمین مل
ذلیل اُسکے کرنے کو جاہے ہے دل

اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا

کرو قتل یوسف کو یا ڈال دو
یہہ فتنہ زمین پر کہین ٹال دو

زمین ہو کوئی شہر سے اپنے دور
اسے ڈال دو اُس جگہہ پر ضرور

یخل لکم وجہ ابیکم

تو فارغ تمھارے لئے باپ ہو
منہہ اُسکا تمھاری طرف آپ ہو

نہ یاد یگا یوسف کو جب اپنے پاس
ہماری طرف پھر کریگا قیاس

یہہ تدبیر ساری تھی انکی خطا
ہُوا اُن سے دل سخت یعقوب کا

اٹھایا کچھہ الفت سے انکی نہ پھل
کیا اُن سے یعقوب انکھین بدل

وتکونوا من بعدہ قوما صالحین

پھر اس بعد ہو قوم صالح سے تم
سعادت کا رشتہ نہو تم سے گم

مراد اُس سی توبہ تھی انکی ضرور
کہ توبہ کرین وے یہہ کرکے قصور

[illegible]

شقی ہے

يلتقطه بعض السيارة

ان كنتم فاعلين

قالوا يا ابانا ما لك لا تأمنا على يوسف

شقی ہے جو پہلے کرے سو گناہ ۔ وہ پیچھے سے دیکھے یہ توبہ کی راہ

شقی ہے جو توبہ کرے رات کو ۔ سحر ہو گنہ کی کرے بات کو

برابر رہے جسکی دو دنکی ہجان ۔ نبی نے کہا ہے تو سچ اسکو مان

اُسے اِس تجارت مین ٹوٹا رہا ۔ عبادت کا مال اُسکا کھوٹا رہا

ہوئی آج جس شخص کی کل سی ئی ۔ یہہ گذرا دن اُسکا بکین و جد

پڑا اُسکی گردن مین لعنت کا طوق ۔ ہُوا کار بد مین وہ شیطان پر فوق

عبادت ہُوئی جسکی اکیدنکی فوت ۔ اُسے اپنے جینے سی بہتر ہے موت

ہے صالح جو قرآن مین قولِ خُدا ۔ تجھے اُسکے معنے مین اب دون بتا

وہ صالح ہے جو کوئی توبہ کرے ۔ گناہون سے اپنے پھر الٹا درے

ہوا اُسکو اُس خوف سے پھر گناہ ۔ رہے عُمر بھر اپنی وہ رو براہ

رکھے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک ۔ اُسے مردِ صالح تو جان اور نیک

وہ صالح ہے جسکو خدا کی رضا ۔ ہوئی حاصل اور اُس پہ قائم رہا

وہ صالح ہے آنکھون مین جسکے ہو ڈر ۔ رہین آنکھین اُسکی سب آنسو مین تر

زبان اُسکی ذاکر رہے صبح و شام ۔ دل اُسکا خدا کی طرف ہو مدام

نہ خدمت سے نفس اُسکا غافل رہے ۔ محبت اُسے حق کی حاصل رہے

وہ صالح ہے جسنے طرق رسول ۔ کیا جان اور دل سے اپنے قبول

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

ارسله معنا غدا یرتع ویلعب

وانا له لحافظون

گویا پایا لیا دل کا مطلب تمام
فراست سے مومن کی ڈر چاہیے
نظر آوے اسکو بہت دور سے
سنا جبکہ تو نے یہہ مومن کا حال
کہا ابن عباس نے یہہ کلام
جو دیکھے تو ہین شکل بھیڑیکی سب
ستاریکی صورت تھا یوسف تمام
گنہگار ہوتا ہے بھیڑیکی طور
ستاریکی صورت مین یوسف نظر

بدی اور انکی شرارت کا کام
بنی نے کہا ہے یہہ سچ مانئے
یہہ دیکھے ہے اللہ کے نور سے
بنی کو نہ کیون ہو فراست کمال
کہ یعقوب نے اپنے بیٹے تمام
کرین ہین وے یوسف کی ہردم طلب
سبب اسکا یہہ تھا سن اے نیکنام
گنہ کی یہی شکل ہے کر لے غور
پڑا آکے یعقوب کی سر بسر

وانا له لناصحون

ہم اسکے ہین البتہ ناصح تمام
خدا نے کہی بھائیون کی زبان
اسیطرح مومن پہ مومن نظر
بزرگون کا ہے قول اسکا حال
منافق پہ سچ بولنا موت ہے
حریص اور بخیل اور مرد حسود
دیانت مروت نصیحت کو جان

بھلا جسمین ہوگا کرینگے وہ کام
نہ دل کا کیا بھید ان کا عیان
کرے قول اور اپنے افعال پر
کہ ہین چار پر چار چیزین محال
نہ بولے سوا جھوٹھ کے اور شے
محال ان سے ان تین کا ہے وجود
نہوان سے ہرگز تو سچ کو بیان

یہہ دیکھا کہ بھیڑے ہین یوسفکے پاس | اور یوسف سے انکو بہت ہے ہراس
اُسی خواب سے اُسکو ڈر ہوگیا | کہ بھیڑونکا دل پر خطر ہوگیا
کہا بعض نے سرزمین تھی وہ کل | کہ رہتا تھا بھیڑون کا اُسجا پہ غل
اسی بات کا باپ کو ڈر ہوا | ولیکن وہی کام آخر ہوا

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُوْنَ

تم اُس سے وہان جاکے غافل رہو | سب اُسمین کھانے مین شامل رہو
نہو کھیل وکھانے مین اُسکی خبر | کرے بھیڑیا اُس جگہہ اگذر
یہہ مطلب سب آیت کا اتنا ہوا | پھر ایک فائدہ تکو دونین بتا
سنو اب یہہ یعقوب کا مدعا | سبب کیا کہ بھیڑون سے غافل کیا
کہا اسلئے اُسنے اس قال کو | کہ پکڑے نہ حق اُن کے افعال کو
کہ جو کام نسیان وغفلت سے ہو | خدا اُسپہ ہرگز نہ پکڑے کبھو
مفسر اس آیت مین کہتا ہے بس | نکلتے ہین اُسمین اشارات دس
یہہ اوّل کہ غافل ہو تم باپ سے | اور افعال سے اپنے اور آپ سے
ہوئی تم کو غفلت کئی راہ سے | تجارت سے اپنی اور اللہ سے
ہوئی کام اپنے سی غفلت تمام | کہ انجام اپنا نہ سمجھے وے خام
چھٹی انکو یوسف سے غفلت رہی | کہ کیا کیا کرامت اسے حق نے دی
دلیل اسکے آگے ہوے ساتوین | ہوئے اُسکے محتاج سب آٹھوین

عدد مین اگر ہین اور نو سے کم
کسے رہط ہے کہتے ہین اہل فہم

اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ

ہم اُس وقت البتہ ہوویں تمام
زبان کار عاجز نسل اور غلام
قیامت تلک سب کا بدنام ہو
کہ ہم سے اس طرح کا کام ہو

یہہ آیت کا مطلب ہے اسنے کہا
کہ یعقوب کی مجھسی بات
کہا اسنے یوسف سی اے میری جان
تو اس بات مین کیا کرے ساری گمان
کہا بات یہہ یوسف نے اے مہربان
مجھے ساتھ جانیکی رخصت دین آپ
کہ بھائی کرے سیر مین بہت مجھکو پیار
مجھے پھر نہین وہان سے جانے مین عار

کہا سب نمازو نکو روتا ہونین | منہہ اپنے کو آنسو سی دھوتا ہونین
کہ آخر کیا مین نے غفلت سے کام | کیا کام میرا سب اسنے تمام
بُرا مجھکو غفلت کا ہے دلمین درد | یہہ کہہ کر بھری اُسنے ایک آہ سرد
بھرا ایک دم سرد اور مر گیا | وہ غفلت سی اپنی بہت ڈر گیا
کہا پھیر سب نے یہہ یعقوب سے | کہ محکم تھے اس بات پر خوب سے
وہ لیجاے بھیڑیکا مقدور کیا | ہے شمعون ہم مین بڑا دل چلا
وہ غصہ مین آجاے اپنے جو سخت | کرے ایک آواز ایسی کرخت
سُنے حاملہ گر تو گر جا حمل | نہین تو پڑے اسکی جان پر خلل
ہوا ابھی ہم مین جو ہے پُر غضب | وہ بیٹھے بغیر از کئے خون کب
جو بھائی ہمارا ہے روبیل نام | وہ غصہ مین بھیڑیکو کردے تمام
کرے سر سے لے تا قدم اسکو دو | بھلا ہم یہہ غالب کوئی کیونکہ ہو

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

کہا باپ سے پھر کہ عصبہ ہین ہم | جو کھا جاے بھیڑا تو ہے یہہ ستم
مُراد اپنی عصبہ سی رکھتے تھے دس | مین عصبہ کے معنے کہون تجھسی بس
کہ چالیس اور سات کے درمیان | عدد ہین جو آتے انہین عصبہ جان
عدد ایک سے تین تک دون خبر | سمجھ لے انہین بولتے ہین نفر
جو چالیس اور سو کے ہے درمیان | اُسے جان اُمت کہین بیگمان

کہا تب یعقوب نے اے ... من
... وہ انسو سے سوکھی ... ہم
کہا ... یعقوب نے ... ہی ...
کہ مجھکو ... سب ... ہو ...
... بھی ... جاے ...
... مجھے ... نقد ...
کہ یوسف زندہ سے کیون ... نکلے
... میری انکھ ...

حکایت

کہ یعقوب ... اسکا ... تھا ... ہے ان
وہ تھا ... ضعیف ... ناتوان
... ہے ... سکے ... تن
... اور لاغر بدن ... خواب
... ایک دن ... صاف صاف
کہ کیا

کہ کیا حال تیرا ہے کہہ مجھ سی تو ۔۔ نہیں میں نے دیکھا تجھے خوش کبھو
کہا ایک پری کا ہوا میں غلام ۔۔ میرے دل پہ الفت کا مارا ہے دام
کہا میں نے نزدیک ہے یا کہ دور ۔۔ کہا ہے وہ ہر وقت میرے حضور
کہا میں نے تابع ہے وہ یا نہیں ۔۔ ملے ہے کبھی یا کہ ملتا نہیں
کہا میرے تابع ہے فرمان پذیر ۔۔ نہیں حسن میں اپنے رکھتا نظیر
موافق کہا میں نے اور پاس ہے ۔۔ تو پھر تجھکو اِس طرح کیوں یاس ہے
ہوا پھر کیوں اِس طرح تیرا حال ۔۔ کہ ہر وقت رہتا ہے دل پر ملال
کہا شیخ تجھکو نہیں کچھ خبر ۔۔ قریب اور موافق سی ہے سخت ڈر
موافق جو ہو دلربا اور قریب ۔۔ ہو جلد اُس سے قتل عاشق نصیب
مخالف کا اور دور کا یہہ عذاب ۔۔ نہیں ہے جو قرب میں اضطراب
جو نزدیک دلبر کے عاشق ہوا ۔۔ اُسے قتل کرتی ہیں سو سو بلا
کہیں زلف و ابرو کہیں خط و خال ۔۔ کہیں ناز و غمزے کہیں رنگ لال
یے سب قتل عاشق کو کرتے ہیں آ ۔۔ کہاں ان سی بچ کر وہ جاوے بھلا
فقط دور سے ہے جدائی کا ڈر ۔۔ کسو نا کسو طرح جاوے گذر
کہی باپ نے پھر یہہ یوسف سی بات ۔۔ کہ مجھ پر ہوئی اسگھڑی دن کی رات
اگر تیری مرضی نہوتی ابھی ۔۔ میں تجھکو اجازت نہ دیتا کبھی
خدا جانے کل ہو تو جا اُن کے ساتھ ۔۔ پڑا ہے تو اب آپ سے اُنکے ہاتھ

جدا جب کہ ہونے لگے باپ سے — لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے
کہ بھائی ہے یوسف ہمارا عزیز — ہمین اس سے بہتر نہین کوئی چیز
بٹو تم نہ دل مین کرو کچھ خطر — کہ یوسف ہمارا ہے لخت جگر
کہا پھر یہ بیٹونکو یعقوب نے — عجب ہو کہ اس حق کے محبوب نے
نصیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا — سدا دل مین تم رکھیو خوف خدا
خدا واسطے تم سے ہے ایک سوال — اسے مانیو پھر ایزد تعال
جو یوسف ہو بھوکا تو دیجو طعام — خبر اسکے پانی کا لینا مدام
تھکے ماندگی سے اگر راہ کی — قسم ہے تمہین پاک اللہ کی
اسے دوش پر اپنے لیجو اٹھا — اسے رنج دیجو نہ پھر خدا
شتابی سے پھر آئیو لے اسے — اذیت کسی ڈھب نہ پہنچے اسے
کیا سب نے اقرار اس بات پر — کہ یوسف کو ہٹ آئین لے جلد گھر
لگے رو کے یعقوب کرنے دعا — لیا پھیر یوسف کو چھاتی لگا
کہا تجھکو سونپا مین اللہ کو — کیا اب سپرد اسکی درگاہ کو
پکڑ ہاتھ پھر بھائیون کو دیا — سپرد ان کے یوسف کو آخر کیا
یہان ایک نکتہ ہے باریک سا — شراکت نہین رب کو بھاتی ذرا
کہ یوسف پہ مفتون یعقوب ہو — سوا حق کے کیون اور محبوب ہو
جو مومن ہوا دوست اللہ کا — اسے اور چیزون سی مطلب ہے کیا

کہون تم سے اسکی سو کچھ بات
کسی جا یہ بیٹھا ہون جاودان
کہ جبتک نہ آوے یوسف یہان
پھر اگر بیٹھ یعقوب اس راہ مین
خدایا وہ پیارا ہے ... کیون
ہین ایک یوسف کی تھی آرزو
وہ یوسف جانے سی تھی ... خبر
لگا ایک وہ حجرے مین سو گئی
اسیوقت وہ خواب مین ...
دکھایا قضا نے ذرا ایک خواب
نہایت پریشان و حال خراب
جو دیکھا تو ہے صاف سی ایک زمین
نہین نام کو اسمین سبزہ کہین

[illegible]

کہا

کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ — گیا وہ نہ آوے گا پھر میرے ہاتھ
کہا میں نے بیٹوں کو سونپا اسے — ملاوے خدا ہم سے پھر لا اسے
کہا انکو سونپا ہے تا وے تمام — کریں اپنی خدمت کا اسکو غلام
جو تقدیر میں تھی وہی آ ہوئی — نہایت ہی یہہ بات بیجا ہوئی
اسے فرصت اسجا یہ تھوڑی ہوئی — گئی انکے پیچھے وہ دوڑی ہوئی
گئی دور سے جان اسکی ٹھٹک — پکڑ کر کے یوسف کو گئی وہ لٹک
کہا بھائی تجھکو نچھوڑونگی میں — ذرا منہہ کو تجھ سے نموڑونگی میں
لگی رونے انکھوں سے آنسو بہا — کہ یوسف تو ہمراہ انکے نہ جا
ذرا میرے اوپر تو کرنا نظر — ترے غم سے گھر میں میں جاؤنگی مر
گران جان پر اوڑ ہو دل پہ شاق — نہیں کوئی دنیا میں غیر از فراق
مرض ہے یہہ اسکی دوا کچھ نہیں — دوا اسکی جز لا دوا کچھ نہیں
دیا بھائیوں نے بہن کو ہٹا — گئے لیکے یوسف کو جلدی بھگا
وہ رونے لگی درد سے زار زار — نہایت دل اسکا ہوا بیقرار
کہا اسکو یعقوب نے تو بھلا — ہے کسواسطے روتی کہہ ماجرا
کہا ایک گھڑی بعد میرے باپ — مجھے کیا تو کہتا ہے رودیگا آپ
میرے ساتھ رو دیگا تو عمر بھر — مجھے منع رونے سے تواب نکر
خدایا نہ دے تو کسی کو فراق — بہت اسکا ہوتا ہے کڑوا فراق

میرے پاس قتل اسکو کیجو نہ تم ۔ کہ ہوتے ہیں اُسسے میرے ہوش گم
کسی نے کیا کچھ نہ سن التفات ۔ وہی قتل کی دلمیں ٹھانی تھی بات
ہوئی ایک درندے کی پھر یہہ ندا ۔ اُس اولاد یعقوب سے برملا
اگر قتل یوسف کو تم نے کیا ۔ تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
تمھارے ہیں جتنے مواشی تمام ۔ درندوں کا ہو قوت وہ لا کلام
سنا سب نے اسکو ولیکن غضب ۔ زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہہ عجب
پھر آئے چراگاہ میں اپنی لے ۔ عذاب اور تکلیف یوسف کو دے
وہاں ایک رسی سے باندھا اُسے ۔ کیا سب نے پل سخت رسوا اُسے
بہت اُسنے گریہ وزاری کیا ۔ لہو اپنی آنکھوں سے جاری کیا
کہ یعقوب تک مجھکو لیجائیے ۔ خطا میری کیا ہے یہہ بتلائیے
کسی نے سنا کچھ نہ اسکا کلام ۔ کہا کیجیے کام اُسکا تمام
کیا جوش اُسکے جو کچھ خون نے ۔ نکالی چھری ایک شمعون نے
کرے قتل یوسف کو تا وہ اُٹھتا تب ۔ لگا جانے یوسف کی آنکھوں سے آب
چھری دیکھ ننگی پھر اسجا سی آ ۔ وہ دامن میں روبیل کے جا چھپا
کیا مار کر اُس نے اپنے سی دور ۔ اسیطرح جاتا تھا سب کے حضور
طمانچہ اُسے مار منہہ کرکے لال ۔ زمین پر اُسے ہر کوئی دیتا ڈال
کسی نے نہ اُسپر ترحم کیا ۔ سبھوں نے حق دوستی گم کیا

نبی نے کہا ظلم سب ہے سیاہ
مرےگا نہ ظالم مگر ہو فقیر
اندھیرا ہے قبر مین ظلم کا
خدا کا ہے ظالم پہ غصہ مدام
قیامت مین جو شخص مظلوم ہے
کہ میرا اللہ آج انصاف ہے
صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام
کہیگا الٰہی میری نیکیان
یہہ ہو حکم نامہ مین مظلوم کے
کہے جبکہ مظلوم یارب پکار
ندا اسکو دیتا ہے لبیک کی
قیامت مین لونگا مین بدلا ترا
ارادہ کیا قتل یوسف کا جب
کہا پھر یہودا نے یہہ عہد تھا
پھر اب عہد اپنے سے پھرتے ہو کیون
یہودا کے بھائی پکڑتے تھے پانون
جو دیکھا یہودا نہین مانتا

نچھوڑیگا تا حشر ظالم کو آہ
اٹھیگا قیامت کو ہو کر حقیر
رہے حشر تک اسکے سر پر بلا
ہے محروم رحمت سے وہ لاکلام
پکڑ ہاتھ ظالم کا اس سے کہے
یہہ جھگڑا میرا اسگھڑی صاف ہے
نہ ہوگا کہین اسمین نیکی کا نام
لکھی تھی جو ساری گئی اب کہان
ترے کام نیک اسمین سب ہین لکھے
تو کہتا ہے اسکو خداوند کار
کہ دنیا مین ایذا جو تجھکو ملی نہ
نہ لونگا تو تجھہ پر مین ظالم ہوا
ہوئے جمع پھر قتل کرنیکو سب
لگے اسکے قتل جنگل مین جا
اور یوسف کے گرد آکے گھرتے ہو کیون
کرے مت بچا کا یوسف کے نانون
ہمین اپنے آگے نہین جانتا

یہان مین ڈھنکون اُس سے اپنا بدن
دیا اُسکو اسباط کا یون جواب
تو سورج کو اور چاند کو اب پکار
گئے بھول تجھکو وہ سب اُس گھڑی
قمیص اُسکا کرنے لگے جب جُدا
جدا اُن کے ہوتا نہ تھا ساتھ سے
کہ شمعون نے کوڑے کے بے دھڑک
گلے بیچ یوسف کے رسّی کو ڈال
کوا تھا کہ قہرِ الٰہی تھا وہ
سراسر وہان خار اور سنگ تھا
کھدایا تھا شدّاد بن عاد نے
اُسے کھودنے مین کہون تجھسے بس
جہنم کا قعر اُسکے آگے تھا گرد
پکڑ کر کے دونون طرف سے رسن
وہ آدھے کو تک نہ پہنچا تھا ہا
کوئے بیچ جسوقت یوسف گرا
کہ جا جلد تو میرے بندے کے پاس

کوئے مین بھی ہوگا میرا کفن
کہ کرتا تجھے دیگی اب تیری خواب
تو گیارہ ستارون کو آواز مار
تیری جان پر آکے آفت پڑی
دیا دوسرا ہاتھ اُسنے لگا
تھپیڑے تھا کرتے کو وہ ہاتھ سے
لیا ہاتھ سے اُسکے کرتا جھٹک
کوئے کی طرف کو چلے جلد چال
کہ منہ سے کہو داتا بہ ماہی تھا وہ
وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا
کیا اُسکو تیار شدّاد نے
لگے ایک ہزار اور دو سو برس
ہوا اُسکے آگے تھی دوزخ کی سرد
کوئے مین کیا سارا یوسف کا تن
دیا کاٹ رسّی کو کارد منگائے
یہہ جبریل کو حکم خالق ہوا
نہایت سے اسوقت اُسکو ہراس

صحیفے کو پڑھتا تھا وہ شیث کے — کہ تا اسکو عقبیٰ مین درجہ ملے
پڑھا اسنے یوسف کا قصہ تمام — صحیفے مین ذکر اسکا آتا مدام
خدا اسکو غم سے نکرتا ملول — دعا اسکی سب جلد کرتا قبول
کہا اسنے اے میرے پروردگار — میرا دل ہے یوسف پہ بے اختیار
نکر قبض میری تو اب جان کو — دکھا مجھکو اس ماہ تابان کو
کیا حکم حاکم بلا ریب نے — ندا اسکو دی ہاتف غیب نے
کہ تیری نہ اب قبض ہوویگی جان — رہیگا تو مدت ملک نے گمان
زمانے کو یوسف کے پاویگا تو — ملاقات کو اسکی جاویگا تو
ولیکن جو شداد کا ہے کنوا — تجھے حکم رہنے کا وہان پر ہوا
وہ جب اسمین آکر کے داخل ہوا — یہہ مطلب وہین اسکا حاصل ہوا
عبادت وہ کرتا تھا اس چاہ مین — وہ ہر وقت یوسف کے تھا چاہ مین
ہمیشہ اسکے کھانے کو جنت سے بار — خدا بھیجتا تھا اسے ایک انار
تو وہان شمع کی اسکو حاجت نتھی — کہ تھی روشنی وہان پہ قندیل کی
ہوا اسطرح پر جو حکم خدا — وہان ایک قندیل روشن ہوا
محبت مین مخلوق کی یہہ کرم — خدا نے کیا اسپہ جو دمبدم
خدا کی جو خالص عبادت کرے — تو رتبہ نہ کیون پھر زیادت کرے
یہہ رہتا تھا عابد کوئے مین تمام — خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام

کہ یوسف کی کچھ اسمین تسکین ہو
اور اسکی ذرا عز و تمکین ہو
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا
کہ البتہ تو ان کو جتلا دیگا [illegible]
انھون نے کیا ہے جو کچھ بھی تم [illegible]
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
[illegible]

خدا کو روا کبریا ہے سدا — نہیں ہے تکبر کسی کو روا
بزرگی اور عظمت ہے اسکی ازار — جو کوئی کرے اسکو ہونا ہے خوار
ازار اور چادر سی حق پاک ہے — جو سمجھے کوئی پھر تو اشراک ہے
مراد اس جگھہ ہے اسکا کمال — کہ دونون صفت مین ہے وہ بیمثال
سزاوار بندے کو ہرگز نہیں — کہ ان دونو صفتونکی ہووے قرین
اجالے سے حق نے نکالا اسے — کوئے کے اندھیر مین ڈالا ہے
سبب یہ کہ جب مصر کا بادشاہ — ہو یوسف تو اسکو ہے یہ زنگاہ
کہ حکم خدا کا ہوا صید وہ — نہ ہرگز کسی کو کرے قید وہ

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

گئے لیکے یوسف کو جنگل مین جب — اکٹھے ہوئے اس جگھہ سبکے سب
ہوئے سب کے سب جمع اسباب پر — کہ ڈالین کوئے مین اسی باندھکر
کوئے مین خبر ہم نے یون اسکو دی — کہ یوسف خفا تو نہو جو کبھی
کرینگے تجھے ہم بڑا بادشاہ — بہت تجھکو دیوینگے ملک و سپاہ
ترے بھائی ہوکے سارے ذلیل — ترے پاس آئینگے ڈھونڈھین سبیل
فقط وحی کا ہو گیا یہ بیان — سبب اسکا کیا تھا کرون مین عیان
کہ یوسف کی کچھ اسمین تسکین ہو — اور اسکی ذرا عز و تمکین ہو

[illegible]

نظر اسکی ہر دم سر راہ تھی کہ یوسف کی غالب اسی جاہ تھی
گرج کی سی آواز آنے لگی وہین سنکے جان اسکی جانے لگی
یہہ سمجھا کہ آئی مصیبت یہہ سخت لگا پوچھنے دلکو کرکے کرخت
خدا اسکا کرتا ہے آگے بیان کرون تجھہ یہ احوال اسکا عیان

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ

ہوئی شام جسوقت ہوکر اداس وے روتے ہوئے آئے سب باپ پاس
ہوئے جبکہ یعقوب کے وے قریب غین ہوکے بولے یا نصیب
ہہین آتی یوسف کی صورت نظر پڑی تم پہ کوئی مصیبت مگر

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

کہا سب نے اے باپ جنگل مین جا ہوئے جمع سب ہم کہ دوڑین ذرا
یہہ دیکھین کہ آگے بڑھے کون ہے رہے جو کہ پیچھے وہ ہے سست پے
یہہ سبقت کے معنے ہین اس جا مراد اور ایک اور بھی اسکو رکھ تو یاد
کہا ہہ کہ آپسمین پھینکینگے تیر پڑے جبکا آگے وہی ہے امیر

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ

تھا ہم نے یوسف کو کپڑون کے پاس گئے دوڑنے سب کے سب بے ہراس
کہ اتنے مین بھیڑا اسی کھا گیا یقین تجھکو ہوگا کب اس بات کا

حکایت

یہہ سنکر کے شبلی نے کپڑون کو پھاڑ — کہا ہائے افسوس کھاکر پچھاڑ

کہ جسکے ہوے ایک اور وہ کھو دیئے — بھلا عمر بھر کیون نہ رووے اُسے

خدا ایک ہے جسکو بھولے ہو تم — گیا راہ سیدھی کو کیون تم نے گم

سنو پھیر احوال یعقوب کا — افاقت وہان اسکو آئی ذرا

اور ایک سخت آواز پھر مارکر — کہا اسکے کرتے کو لاؤ ادھر

دیا اسکو کرتا لہو سے بھرا — لیا اسکو آنکھون سے اپنی لگا

لگا منہہ پہ رکھہ اسکے تئین چومنے — طرح مست و بیہوش کے جھومنے

لگا سونگھنے ہو کے بیکس اُسے — کہ آئی وہین خون کی بو اُسے

پھر ایک کرکے آواز غش کر گیا — گویا تین ساعت تلک مر گیا

پھر آئی افاقت تو رویا بہت — دل و جان کو اپنے کھویا بہت

کہا اُس نے رو رو کے اے میرے دوست — تو ہی مغز ہے اور مین صرف پوست

تیری مجھکو امید چھوٹی نہین — ملاقات کی آس ٹوٹی نہین

تو سچا ہے اور ہے تیرا خواب سچ — رہیگا تو آفت سے البتہ بچ

بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھے — پر اب مین کسطرح آوے مجھے

سلاتا تھا زانو پہ تجھکو مدام — حفاظت میری تیرے آئی نہ کام

یہہ جا کر کے پھر کوہ پر کی ندا — بلند اپنی آواز سے یون کہا

کہ اے جتنے ہو تم وحوش و طیور — درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

ہر ایک جا پہ دیکھے تھا حسرت نشان

قمیص اسکا چھاتی سے اپنے لگا

فریبون سے ... وقت ظاہر ہوا

یہہ جانا کہ ہے یہہ بناوٹ تمام

کیا پھر یہہ اولاد سے ...

وجاؤ

وَجَاؤُا عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ

ولایا قمیص اُسکا یعقوب کو — لگا کرنے کچھہ اسکو جھوٹھا لہو
یہہ آیت کے معنے ہین اے ہوشیار — کہ حق نے کیا ہے بہت اختصار
قمیص اُسکا آیا تو آنکھون پہ دھر — لگا کھینچنے اپنا خونِ جگر
اُلٹ کر کے دیکھا نہین کچھ پھٹا — ہنسا اور رونے سے دل تھا پھٹا
کہا دیکھہ بیٹون نے اُسکو تمام — ہے رونا اور ہنسنا دیوانون کا کام
کہا خون کو دیکھہ روتا ہون مین — خوشی دیکھہ کرتے کو ہوتا ہون مین
جو دیکھا لہو کو تو یہہ غم کیا — کہ یوسف کو بھیڑے نے بس کھا لیا
جو دیکھا قمیص اسکا ہی سب درست — تو جانا تمہاری ہے حجت یہہ سُست
جب انسان کو بھیڑیا کھا گیا — قمیص اُسکا باقی رہے ذکر کیا
کہا سب نے بھیڑے کو لاتے ہین ہم — کہ یوسف پہ جسنے کیا ہے ستم
یہہ جانا کہ بھیڑا تو حیوان ہے — کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے
بچھا جال جنگل مین جا بیدرنگ — لیا پھانس ایک بھیڑیا لال رنگ
بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف — نہایت ہی بوڑھا تھا اور وہ نحیف
پکڑ کر اُسے باندھکر دست و پا — کیا سامنے باپ کے لا کھڑا
کہا اُس نے اے بھیڑئے سنگدل — تو ہوتا نہین میرے آگے خجل
کہ یوسف تھا میرا وہ بدرِ منیر — کیا تو نے جنگل مین کیونکر اسیر

قسم ہے تجھے اُسکی دی جسنے جان
میرے کھا گیا قرۃ العین کو
مجھے رنج وغم مین دیا تونے ڈال
دیا اُسکو بھیڑیے نے سُنکر جواب
کہ یعقوب تجھکو نہین کچھ خبر
درندہ ہو یا خاک و آتش تمام
مین ناحق ہی پکڑا گیا قہر مین
مین تہمت سے یوسفکی اب پاک ہون
مین ہون اور سب تیری اولاد ہو
میرا اُن کا حاکم ہے ایزد تعال
تحیر ہُوا ساری اولاد کو
ندامت سی سر کو تلے کر گئے
کہا پھیر یعقوب نے اُس سے یون
کدھر سے تو آیا کدھر جائگا
کہا مصر سے مین چلا طرف شام
کہ ایک بھائی میرا ہوا ہے جدا
کہا پھر یعقوب نے کس رلئے

کیا گنگ سی تجھکو صاحب زبان
میری تو نے کھوئی ہے سب چین کو
ہُوا خون یوسف کا تجھ پر حلال
روان کر کے آنکھون سی سب خون ناب
جو کہتا ہون مین اسیہ رکھنا نظر
نبی کا ہُوا گوشت سب پر حرام
چلا ایک جنگل سے اس شہر مین
مین اب اسکی غم سی جگر چاک ہون
قیامت مین جا میری فریاد ہو
یہہ طوفان باندھا ہے مجھپر بحال
کہ حیوان کو ہے قدرت گفتگو
دلون مین سب اپنے بہت ڈر گئے
پسران کے ہاتھون مین اگر تو کیون
سُنا حال اپنا مجھے بھی ذرا
کیا مین نے طی یون یہہ رستا تمام
زیارت کرون اسکی پھر خدا
بتا مجھکو جاتا ہے تو جس رلئے

سُنا ہم نے یون مار ڈالا اُسے
جگہہ سے جہان تھا نکالا اُسے

سمجھ مجھکو سترہ ہوئے آج دن
کہ روتا ہون غم سے مین بن یار بن

نہ چکھا ہے اُس دن سے مین نے طعام
گذرتا ہے ماتم مین اب صبح و شام

یہہ سُنتے ہی یعقوب رونے لگے
اُسی غم سے جان اپنی کھونے لگے

کہا جبکہ بھیڑیکا یہہ حال ہو
جدائی سے اُسکے یہہ جنجال ہو

مین اب کیون نہ روؤن کہ انسان ہون
نہایت ہی اس غم سے بیجان ہون

کہا پھر یوسف کی کچھ ہے خبر
کہا تب یہہ بھیڑے نے با چشم تر

خبر مجھکو ہے لیک کہتا نہین
یہہ کہنا میرے دلکو سہنا نہین

کہا کس لئے تجھکو انکار ہے
کہا مجھکو کہنے سی یون عار ہے

کہ چغلی کا کھانا ہے ہم سب پہ عار
چغل خور بھیڑے کہین گے پکار

نبی اب مین غماز ہوتا نہین
مین حرمت نبی اپنی کھوتا نہین

کہ غماز جنت مین داخل نہو
اور رحمت سے حق کی حاصل نہو

چغل خور ہر طرف ہوتا ہے رد
خدا اور آدم کے نزدیک بد

دیا چھوڑ بھیڑیکو یعقوب نے
یہہ سُن کر کے اُس حق کے محبوب نے

خبر مین یہہ آیا ہے مین پانچ چیز
وہ جنت مین جاوینگے سُن العزیز

نہووے جن سے ہین اور نہ انسان سے
کہون انکو مین جنس حیوان سے

ہے اوّل تو بھیڑا وہ یعقوب کا
کہ جنسے سب احوال اُس سے کہا

حکایت

تو ہو باغ جنت کا اسکا سقف
سمجھ اسے ... خدا کا کلام
بھی سنکر خاموش ہو ...
طرح چاند کی شرم سے گھر ...

حکایت

کہاوت ہے اس پر کہون اور بھی
سمجھ اسکو اب تجھے غور بھی

کہ حجاج سے
ضعیف اسکو پوچھا بصد سوز و درد
کہ کیون قید مین میرے سا تو آگیا
خطا کیا ہوئی تجھسے مجھکو بتا
کہا ایک میرا بڑا تھا رفیق
نہایت محب اور نہایت شفیق
اور ایک اسکی عورت تھی صاحب جمال
بلایا مجھے اُسکے گھر یہہ حال

روایت ہے اکبار ہارون رشید
مین جاؤنگا جنت مین بالاتفاق
ہراسان ہو پھر دل مین اپنے ڈرا
کہ سرزد ہوئی منہہ سے تیرے یہہ بات
کسی نے نہ فتوا دیا شاہ کو
کہا شاہ نے پھر ابن سماک سے
کہا تجھکو کیا غم ہے شہ نے کہا
کہا ابن سماک نے سچ بتا
گنہ تجھسے ایسا ہوا ہے کبھو
کہا ایک عورت تھی صورتمین حور
بلاکر ارادہ کیا دل مین بد
وہ تھی جمعہ کی رات مین ڈر گیا
کہا ابن سماک نے واہ واہ
بلاشک تو جنت مین اب جائگا
فقیہون نے سنکر کیا شور و غل
لگے پوچھنے اُس سے تو نے بھلا
کہا اُس نے اللہ نے یون کہا

قسم کھا گیا یہہ کہ مین ہون سعید
نہ جاؤن تو جورو یہ میری طلاق
جمع کرکے سب عالمون سے کہا
کہو اِس سے اب کیا راہ نجات ہے
نہ کھولا کسی نے کچھہ اِس راہ کو
بلاکر کے اُس عالم پاک سے
جو کچھہ اُسپہ گذرا تھا سب ماجرا
مین پوچھون ہون تجھسے جواب بادشاہ
کہ خوف خدا سے ہٹا اُس سے ہو
میرا دل ہوا عشق مین اُسکے چور
کہ دل مین تھی خواہش زیادہ خود
اُسے چھوڑ کرا پنے مین گھر گیا
قسم مین تو سچا ہے اے بادشاہ
نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائگا نہ
کہ یہہ ابن سماک دیتا ہے جل
کہان سے تو اِس ڈھب کا فتوا دیا
کہ جسنے دیا چھوڑ حرص و ہوا

[illegible]

فصبر

فصبرٌ جمیلٌ

بس اب چاہیے مجھکو صبرِ جمیل — سمجھ اسکے معنو نکو نے قال و قیل
کہوں کیا ہے صبرِ جمیل اے حبیب — نہ شکوہ نہ رونا ہو جسمین نصیب
کروں صبر کے اب مین درجے بیان — کہ ہو تجھہ یہ سب اسکی خوبی عیان
کرے صبر جو ہووے سکرات کم — نہ جان کندنی کا اُسے ہو الم
جزا اُسکی جنت ہے اُسکا ثواب — جو دیکھو تو عقبیٰ مین ہے بیحساب
نبی نے کہا یون کہے ہے خدا — مصیبت کو جسنے میرے سر لیا
قیامت کو آویگی مجھکو حیا — کہ تولون عمل اُسکے میزان لگا

واللّٰہُ المُستعانُ علیٰ ما تصفون

مدد چاہتا ہون مین اللہ سے — تمھاری مین اسلام بُری راہ سے
جو کہتے ہو تم ہے سراسر دروغ — نہین بات کو کچھہ تمھاری فروغ
کہا ہے یہہ کعب ابن احبار نے — روایت کو یون اُس خبردار نے
کوئی مین ہوئی جبکہ یوسفکو رات — ہوئی اس اندھیرے سی ظلمات مات
ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا — اُٹھا سر فلک کی طرف یون کہا
گنہ میرے پچھلے تو تھے بیحساب — اگر اُنکے بدلے مین ہے یہہ عذاب
خلیل اور اسحاق کے واسطے — گنہ میرے یارب تو اب بخشدے
یہہ دیکھہ اُسکا رونا فرشتے تمام — لگے رونے اور بولنے یہہ کلام

میرے ستر کو ڈھانک ڈر دور کر — کرم مجھ پہ اے میرے غیور کر
تو حاضر ہے کیسی ہی مخفی ہو بات — بلاکت سے دے دم کے دم مین نجات
دعا سب نہ یوسف نے کی تھی تمام — کہ جبریل اس پاس لایا طعام
اسے کھا کے اسوقت وہ خوش ہوا — منور ہوا نور سے وہ کوانہ
پنہایا قمیص ایک جنت سے لا — بحکم خداوند ارض و سما
زری اور ریشم سے تھا وہ بنا — ٹکے موتی اسپر تھے سرتا بپا
وہ صانع کی صنعت سے تیار تھا — خدا نے کہا کن وہین ہوگیا
ہوا حکم ستر فرشتون کو تا — کوئے مین رہین پاس یوسف کے جا
نہووے کبھی اسکی خاطر کو میل — فرشتے اترتے رہین خیل خیل

وجاءت سیارة

اور آئے سفر کرنیوالے وہان — کوئے مین وہ یوسف پڑا تھا جہان
یہہ آیت کا مطلب ہے تو جان لے — کہا مین نے جسطرح سے مان لے
اب آگے کرون تجھسے اسکا بیان — مسافر تھا کون اور رہے تھا کہان
وہ تھا ساکن مصر مالک تھا نام — کہون اسکا تجھسے مین قصہ تمام
وہ تھا جبکہ لڑکا یہہ دیکھا تھا خواب — کہ کنعان مین آیا بعہد شباب
فلک پر سے سورج جو نازل ہوا — تو وہ آستین بیچ داخل ہوا
نکال اسکو آگے گیا ہے لکھا — پھر ایک ابر آیا بہت زور کا

محبت مین مخلوق کی ہے یہ حال
تو پھر اسکا کیا جانے کیا حال ہو
ہوا جبکہ میعاد کا اختتام
تھا مالک کا مملوک بشر اغلام
مجھے ہے طلب ایک نئی چیز کی
کرون تجھکو آزاد دون نصف مال
اُسے بھی ہم آغوش تیرے کرون
جو مالک کو یوسف کا تھا سخت عشق
وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
کیا اُسنے تا ہووے مطلب حصول
اور ایک قافلہ ساتھ تھا اور بھی
کہ تھے جانور سب سفید اور صاف
فرشتے تھے بھیجے وہ اللہ کے
وے آئے تھے یوسف کے اکرام کو
تب مالک نے جانا کہ ہین جانور
کہا یہان جو اُڑتے ہین اتنے طیور
اور اُس قافلے بیچ تھا ایک حما

جسے اپنے مولا کا ہووے خیال
بھلا کیون نہ اُلفت مین پامال ہو
وہ پنجہ برس ہو گئے سب تمام
کہا اُسکو مالک نے اے نیکنام
اگر تو نے اُسکی خبر مجھکو دی
اور بیٹی میری ہے جو صاحب جمال
نکاح اُس کا البتہ کر تجھسے دون
پھر آیا تھا وہ اِن دنون مین دمشق
بہت دل کو اُسکے رہا اضطراب
اُسی چاہ کے پاس آ کر نزول
تماشا تو ہوا اُسمین کیا اور بھی
کوئے کو وہ کرتے تھے آکر طواف
کہ پھرتے تھے سب گرد اُس چاہ کے
کوئے پر فقط اور نہ کچھ کام کو
نہ سمجھا فرشتے ہین با کر و فر
کہین بھی کنوان ہوگا نزدیک و دور
وہ بھاگا سب اسباب اپنا اُتار

کہا دل مین اُس نے کہا تھا مین یون
اسی شخص کا گر مین مملوک ہون
قیمت مری ہو وے انتہا

وے شرما گئے اور اُترنے دیا — اُنہیں چاہ کے گرد پھرنے دیا
کوئے پر جو مالک نے کی ٹک نظر — جو دیکھے تو ہے نور وہان جلوہ گر
سپید ایک ابر اُسپہ چھایا ہوا — ہے نور اُس کوئے مین سمایا ہوا
وحوش اور طیور اور سباع و دواب — سبھی سجدہ کرتے ہین وہان بے حساب
یہہ کہتے ہین یوسف کو گر یہہ کوا — ہوتا تو ہم کو یہہ رُتبہ نہ تھا
یہہ دیکھا جو مالک نے قصّہ تمام — وہان ملک مین اُسکے تھے دو غلام
کہون ایک کا نام بُشریٰ تو جان — اور اُس دوسرے کا ہے مالِ تو مان

فارسلوا واردهم فادلی دلوه ط

دیا بھیج وارد کو یہہ دیکھ حال — کوئے مین دیا ڈول کو اُسنے ڈال
کہون تجھ سے وارد کے معنے مین آ — وہی ہے کرے آب کی جو طلب
وہ وارد ہو پانی پر اور اُسکو لا — وہ دے قوم کو اپنی ساری بلا
جو مالک کا تھا ایک مالِ غلام — کوئے پر اُسی نے کیا اہتمام
کوئے مین کیا ڈول جب دم دراز — وہین آئے جبریل با صد نیاز
کہا اُن سے اب جلد تیار ہو — یہہ ہے ڈول تم اُسپہ جا بیٹھ لو
کہا پھر کہان کو اخی جبرئیل — ہوا کس طرف کو ہمارا رحیل
کہا تجھکو ہے یاد بھی آرسی — مُنہہ اپنے کو دیکھا ہے اُسمین کبھی
کہا تب یہہ یوسف نے ہان یاد ہے — کہا دل مین تیرے کچھ آیا بھی تھے

جو ہوتا کبھی رات کو بے حجاب
تو گویا کہ آیا نکل آفتاب

خدا نے جب آدم کو پیدا کیا
اُسے حسن و صورت کا مالک کیا

جو صورت تھی آدم کی قبل از گناہ
وہ یوسف میں آئی بلا اشتباہ

قَالَ یَا بُشْرٰی هٰذَا غُلَامٌ

کہا اُسنے خوش ہو کے ہذا غلام
یہہ مالک سے اُسوقت نکلا کلام

کہا جا کے بُشرا نے مالک سے آج
مبارک تیرے گھر میں آیا ہے راج

وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً

غلاموں کو مالک نے پھر یوں کہا
اسے اپنے اسباب میں دو چھپا

کہا اور لوگوں سے کہنا یہہ تم
امانت کسی کی ہے تا ہو نہ گم

کہا اگر کہیں ہم غنیمت اسے
تو ہر ایک اگر نصیب اس سے لے

اگر ہم کہینگے خریدا ہے اب
شریک اور سہیم آ کے ہوینگے سب

امانت کا حیلہ کہا اس لئے
کہ کوئی نصیب اس سے ہر گز نہ لے

کہا ہے یہہ بعضے حکیموں نے یار
کہ ہے قیمتی چیز کا دل سے پیار

اور وہ چیز کچھ جسکی قیمت نہو
ذرا اُسکی کچھ دل میں الفت نہو

صدف میں ہے موتی و نافے میں مشک
وہ نافہ کہوں تجھ سے ہے کھال خشک

ہے پتھر میں چاندی و سونے کا گھر
ہوا شہد مکھی میں باور تو کر

ہو کیڑے کے اندر سے ریشم نمود
جو دیکھو تو ہے اصل ریشم کی دود

اور آیات میں اسم اعظم چھپا
نہیں جانتا کوئی ہے کونسا

ولی کا بھی ظاہر نہیں کچھ نشان

اور جمعہ میں ہے ایک ساعت چھپی
کوئی اُس سے واقف نہیں ہے کبھی

شب قدر رمضان میں ہے نہان
نہیں کوئی ساعت مقرر تو ہاں

سبب یہہ کہ شوق اُنکو غالب رہے
ہر ایک وقت شخص اسکا طالب رہے

بیان ابن عباس کی ہے یہہ
کہ بھائی جو یوسف کے تھے

لیا گھیر جا کر کے تجار کو | کہا تم ہین ہے ایک غلام ہم کو دو
کوئے مین پڑا تھا ہمارا غلام | نکالا ہے تم نے اُسے لا کلام
جو دیتے ہو دو ورنہ آوار سخت | کرین اسطرح سے کہ اڑ جاوے رخت
تمھاری نکل جائے جسمون سے جان | نہ باقی رہے کچھ تمھارا نشان
نکالا پھر آخر کو اُٹھا کر اُسے | لے آئے وُہان سامھنے سب اُسے
لگا پھیر یوسف وُہان کانپنے | منہہ اپنے کو ڈر سے لگا ڈھانپنے
بے تھا ورخنون بے کے بیتون کے طور | نہ تھا اُسکا حامی بجز حق کے اور
لگے کہنے تجار حق سے ڈرو | غلامی کی تہمت نہ اُسپر دھرو
کسی شاہ کی ہے یہہ اولاد مین | خدا کی یہہ ہر وقت ہے یاد مین
کہا جوش غصہ مین جو عون نے | کہا پھیر یوسف سے شمعون نے
غلامی کا اقرار کر سب سے تو | نہین تو نچھوڑینگے تجھکو کبھو
کہا پھیر یہہ یوسف نے تجار سے | کہ سچے ہین وے اپنی گفتار سے
مین ہون عبد اسمین نہین شک ذرا | کہا دل مین بندہ ہون اللہ کا

واللہ علیم بما یعملون

اور اللہ جانے ہے جو کچھ کرین | وے سب بات قد یوسف کے جلنے کہ مین
کہا پھیر یہہ مالک نے دو اُسکو بیچ | کرو ہم سے زیادہ نہ کچھ اینچ پیچ
کہا بیچ ڈالین گے اب اسکو ہم | کہا لوگے کیا مول دون بیش و کم

بھری اسمین باتین ہین سب ناصواب
کہا عیب کیا مین ہمین دون بتا
کہ جسکا جو کچھ بھلا مول ہے
ولیکن یہہ قیمت ہو گئی اوا

[illegible]

وكانوا فيه من الزاهدين

وے سب بھائی یوسف کے بیزار تھے | بکے چند درہم کو اس واسطے
روایت ہے موسیٰ علیہ السلام | ہوئے اکدن ابلیس سے ہمکلام
کہ سجدہ نہ آدم کو تو نے کیا | بھلا اس میں دیکھا تھا کیا فائدا
کہا میں ہوں عاشق خدا کا مدام | مجھے غیر کو سجدہ کرنا حرام
تجھے یوں کہا دیکھ لے طور کو | جو قائم رہے دیکھہ اس نور کو
تری عقل اسوقت جاتی رہی | نظر طور کی طرف تو نے جو کی
اگر بند کرتا تو انکھوں کو تب | تو ملتا اسیوقت دیدار رب
تجھے آزماتا تھا اس دم خدا | نظر تیری دیکھے تھا کسطرف جا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو | نہ ظاہر کیا تجھہ پہ اس نور کو
کیا پھر یہہ مالک نے ان سے کلام | نہیں کوئی میرے پاس حجت تمام
مجھے لکھہ دو ایک اپنی جانب سے خط | اور مضمون اس خط کا ہوا اس نمط
کہ ہے یہہ غلام اسکو بیچا ہے اب | بری سبکے ادعوی سے ہیں سب کے سب
طلب کرکے سنتے ہوئے کاغذ قلم | کیا جو کہا اسطرح سے رقم
تنس اس سے لیکر کے کاغذ دیا | نگین اسپہ یعقوب کا بھی کیا
دیا اسکو مالک نے یوسف کو سونپ | بہت سبکے مالک کے دل پر تھی چوٹ
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا | کہ پھر مصر میں بھائیوں سے ملا

کہا جاتو اور وہ چلا وہان سے تھا
چلے جلد تا وہ نہ آوے یہان
جو دیکھا کہ بھائی ٹھہرتے نہین
پکارا انہین اور رونے لگا
گلے طوق زنجیر پانون مین تھی
گئے پانو زنجیر سے جو نکل
ہوا اُنکا دل ہو گیا دیکھ نرم
ذرا ٹھہرو یوسف کرے ہے کلام
وہ جا پاس ہر ایک کے پانون پڑا
لگا پانون کو چومنے سب کے وہ
کہا تم پہ رحمت خدا کی رہے
نہ ضائع کرے تمکو ہرگز خدا
نہ دے تمکو اللہ ہرگز عذاب
بس اب تمکو پہنچے ہمارا سلام
پھر آکر کے مالک پکڑ اُسکے ہاتھ
روایت یہہ ہے ابن عباس سے
وہ رونے لگا اور بھائی تمام

جو بھائیون نے دیکھا تو پانون اُٹھا
ہوئی اُس جگہہ سے وہ بھائی روان
نظر اُسکی جانب کو کرتے نہین
قدم راہ مین تیز ہونے لگا
یہہ آفت نہ آئی تھی اُسپر کبھی
اُٹھکے زمین پر گرا منہہ کے بھل
کہا سبکو آتی نہین تمکو شرم
یہہ سُنکر کے بھائی وہ پھر بڑے تمام
سر اور انکی آنکھون پہ بوسا دیا
لگا گرد پھر گھومنے سب کے وہ
اگرچہ مین دُکھہ اتنے تم سے سہے
اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا
میرا دل کیا گو جلا کر کباب
جدا تم سے ہوتا ہون اے نیکنام
گیا مصر کو لے اُسے اپنے ساتھ
جدا جبکہ یوسف ہوا پاس سے
لگے رونے کرنے یہہ اُسسے کلام

ہاچون سے منہہ کو کیا میرے لال
ملا پانیون نے مجھے سب نے ڈال

کیا بند پانی اور کھانا میرا
نہ تھا وہان پہ کچھ آب و دانا میرا

یہان تک تو کی بھائیون نے بھی غور
دیا بیچ مجھکو غلامو نکی طور

کیا طوق و زنجیر مین مجھکو اب
خدا جانے چھوٹونگا مین اس غم سے کب

طرح قید یون نے مین فاقے پہ ہون
کئی دن سے مین فقر و فاقے پہ ہون

اگر زندہ ہوتی تو تو دیکھتی
جو کچھ مجھپہ گذری ہے سب بیکسی

یہہ کہہ کر کے روتا تھا یوسف بڑا
اسی قبر سے پھر یہہ آئی صدا

کہ اے میرے فرزند یا حسرتا
میرے نور کے عین وا حسرتا

یہہ سنکر کے آواز غش کر گیا
کہ داغ الم سے جگر بھر گیا

پھر آواز آئی کہ اب صبر کر
جگر ہی مین رکھہ اپنا سوز جگر

تھا اک مالک ابن دعر کا غلام
بلیج اسکا مالک نے رکھا تھا نام

سر دو سکے یوسف تھا اس راہ مین
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ مین

ندا کر کے مالک کو پھر یون کہا
کہ تیرا غلام آج جاتا رہا

ندا اسنے دی قافلے مین تمام
کہ گم ہو گیا ہے ہمارا غلام

لگے ڈھونڈھنے ہر طرف اسکو سب
ہر اک کو تھی یوسف کی انچا طلب

کسی نے لیا دیکھ اسکی قبر پر
کہا پھر یہہ یوسف سے لانے خبر

خبر تیرے مولا نے پہلے سی دی
کرے اعتبار اسکا کچھ کبھی

کیا پھر یہہ یوسف نے ایسا کمال
کیا ظلم مین تجھہ پہ یوسف ضلال
مین ظالم ہون مارا تجھے جان کر
تجھے کسی ہوا ظلم تجھہ پر اپار
ہوا حال یوسف کا ... ادھر

کیا پھر کرم اس نے رب سے دعا
عذاب ان کے فعلون پر مرے کر نظر
میرے جرم پر ایک عذاب
یہہ سب کچھ ہی سب امر وہ ہٹ گئی
عذاب سب کی وعدے سب ہٹ گیا

اب جتنے تھے گھوڑے و خر یا خچر
گئے سب کے سب بھاگ ایدھر اودھر

فرشتے ہوئے گرد یوسف کے جمع
وے پروانونکی طرح سب گرد شمع

کسی کو کسی کی نہ پہچان تھی
پڑی اپنی اپنی وہان جان کی

ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
وہ جلتا ہوا جیسے عاشق کی آہ

اور اس سے کبوتر کے بیضے کے رنگ
برسنے لگے سب کلوخ اور سنگ

عذاب انکو نقش نگین ہو گیا
ہلاکت کا سب کو یقین ہو گیا

سنا ہے یہہ تھا اس زمانے مین چال
اگر ظلم اک شخص کرتا کمال

عذاب خدا سب پہ ہوتا نمود
برآتا سب انکے دماغون سے دود

کہا سب نے رو رو کے آپس مین آہ
کہ کس نے کیا تم مین ایسا گناہ

کہ جسکی بلا سے سب آ گئے
خدا کے غضب مین یہہ اب آ گئے

گروہ ملک نے حق کے آگے دعا
ہلاکت سے ہم سب کو لے وہ بچا

کہا جسنے مارا تھا یوسف کو آ
کہ مین ہون ہوا جس سے جور و جفا

تماچا مین مارا تھا یوسف کے آج
خدا نے ہمارا کیا یہہ علاج

سنا مین نے کرتا تھا یوسف دعا
دعا سے ہوا ہم پہ یہہ ماجرا

کہا تب یہہ مالک نے اے بیخرد
نہین دیکھتا اپنا تو نیک و بد

لے اب ساتھہ اپنے ڈبویا ہمین
غرض دونون عالم سے کھویا ہمین

تو اب عاجزی جا کے کر انکے پاس
کہ راضی ہو تجھہ سے نہووے اداس

[illegible]

کہا

کہا جسنے پیدا کیا آسمان — کیا قائم اُسنے زمین وزمان

وہ اللہ ہے وحدہ لاشریک — نہین دوسرا کوئی اُسکا شریک

سبھون نے کہا اُس سے اب جان ہم — خدا نے پر سترے لائے ایمان ہم

بتون کو دیا توڑ سب نے تمام — عبادت لگے کرنے حق کی مدام

چلا یہان سے پھر قافلہ قصد کر — ہُوا اتفاقاً ہر ملبان یہ اُسکا گذر

اکٹھی ہوئی آکے خلقت وہان — جو یوسف کے تھا بیٹھنے کا مکان

اُسے دیکھ کر سارے حیران رہے — دے تصویر کی طرح بیجان رہے

بُلا کر مصوّر کو تحریر کی — سبھون نے وہ یوسف کی تصویر کی

عبادت لگے کرنے اُسکو تمام — ہوئے اُسکی تصویر کے سب غلام

کہا یہہ کہ یوسف ہی معبود ہے — نہ پوجے جو اُسکو تو مردود ہے

گئے سال اُس قوم پر ایک ہزار — پرستش مین یوسف کے تھے دلفگار

خُدا کے ہی کامون سے کِس کو خبر — وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر

کوئی دیکھکر اُسکو کافر ہوا — وہ تصویر کو اُسکی پوجا کیا

کوئی دیکھ اُسکو مسلمان ہوا — ولی بندہ خاص سبحان ہوا

وہان سے گیا قافلہ قدس کو — کہ سمجھا سبھون نے بھلا قدس کو

امیر اُس مدینے کا سوتا تھا شب — نظر خواب مین اُسکو آیا عجب

کوئی اُسکو کہتا ہے اُٹھ اے امیر — کہ آیا ہے اِسجا یہ مہر منیر

فرشتے ہین اللہ کے سب نگہبان [illegible]
نہ تسبیح و تہلیل ہے رات دن
نہ کھانے مین کھانا نہ پانی مین [illegible]
ہم مخصوص ہے
کہا کس نے یہہ شکر ہے اللہ کی درگاہ کا
نہ پانی سے اتنا پلاؤن انہین
نہ کھانے سے اتنا کھلاؤن انہین
[illegible]
کہا کس کا لشکر ہے یوسف بتا

سفر مین وُہ ہو تو سفر مین یہہ ہو
حضر مین وُہ ہو تو حضر مین یہہ ہو

اگر آدمی زاد بیمار ہو
تو جن بھی مرض مین گرفتار ہو

مرے وُہ تو یہہ بھی مرے اُسکے ساتھ
غرض اسکی سب بات ہے اُسکے ساتھ

فرشتے جو تھے گھوڑون اوپر سوار
امیر زمان کو کہا یون پکار

تجھے حکم ہے جسکی تعظیم کا
وُہ یوسف ہے دیکھہ اسکو اگر ذرا

جب آیا قریب اُسکے یوسف امیر
کھڑا ہو گیا وُہ امیر کبیر

لگا پوچھنے کون ہے تو بتا
کہا خواب مین تو نے دیکھا جو تھا

یہہ سُنکر تحیّر مین وُہ ہو گیا
کہا تجھ سے کسنے یہہ قصہ کہا

کہا تجھکو دی جس نے میری خبر
اُسی نے تری مجھکو دی تھی خبر

کہا میر نے جو تو کہہ سو کرون
مخالف مین تیرے کسی ڈھب ہون

کہا تو بتون کے تئین توڑ کر
دل اپنے کو اب نار سے نور کر

کہا چل تو بُت پاس میرے اگر
تجھے اُس نے سجدہ کیا پا بسر

تو اُس شرط پر توڑتا ہون اُنہین
مین دل سے ابھی چھوڑتا ہون اُنہین

کہا اُسکو یوسف نے قادر ہے حق
اگر تجھکو اثبات کا ہے قلق

تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے
مین اس راہ پر پھر لاؤن تجھے

یہہ کرتا تھا یوسف سے باتین کھڑا
وُہ یوسف کے پیچھے سے دیکھا کیا

کہ لشکر پیچھے پڑا بے شمار
چلی آتی ہے وُہان بندھی ایک قطار

ہوا و پھر حیران یوسف [illegible]
منور کیا اس یقین سے مکان [illegible]
ہوا حکم و داخل تو بت کدہ [illegible] قدمون پاس
[illegible] ایمان لایا امیر
[illegible] تابع صغیر و کبیر

[illegible]

کرامت

کرامت ہو مولا کی اس سے زیاد
نہ مالک کو کچھ اسکا آیا جواب
کہ افضل ہوا مجھسے میرا غلام
لگا کہنے مالک اس احوال کو
نہ کچھ حال یوسف کا اُس نے کہا
لگا کہنے پھر دل میں اپنے امیر
چھوڑا ایسے یوسف اس نے ابھی
چلے قوم اور اُٹھ کے مالک چلا
سوار اپنے لیکر کے بارہ ہزار
ارادہ کیا جبکہ یوسف کو لین
نظر اُنکی یوسف پہ جسدم پڑی
پڑے اپنے گھوڑوں کی سب زین سے
وہ سب دیکھ یوسف کا حسن و جمال
پری کا سا ہر ایک پہ سایا ہوا
گیا وہان سے پھر مالک ابن دعر
حکایت ہے یون بوسعید ایکبار
نہ ہاتھ اُسکے تھے اور نہ تھے اُسکے پا

جب آویگا لوگون کتین اعتقاد
لگا دل میں کہنے وہ کھا پیچ و تاب
پھر کسطرح ہوگا اُس سے انتظام
خدا نے دیا عقل کو اسکی کھو
وہ سنکر کے سب بات چپ ہو رہا
کہ مالک کو یہان کیجیے دستگیر
یہان سے وہ لیکر نجاوے کبھی
امیر اُسکے پیچھے ہوا بر ملا
چلا مستعد ہو کے بر کارزار
اور اُس قوم پر جا کے حملہ کرین
ہوئی آکے بیہوش سب اُٹھ کھڑی
نہ پہلے اُٹھا کوئی دن تین سے
ہر ایک کو وہان آگیا غش بحال
پڑے جیسے افیون کھایا ہوا
کسی کا نہ دل میں رہا کچھ خطر
ایک عورت کو جنگل میں دیکھا تو آ
خدا کی وہ کرتی تھی حمد و ثنا

ہزاروں ہیں اُسجا یہ خورشید ماہ — ٹھہرتی نہ تھی اُنکے اوپر نگاہ
عجب صورتیں اور عجب رنگ تھے — کہ خورشید و مہ اُنکے ہمسنگ تھے
وہاں جب کہ یوسف کا محمل گیا — کسی کا نہ اُسپر ذرا دل گیا
کیا کچھ نہ اُسکی طرف التفات — نہ پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات
سُنی اُسنے پھر غیب سے یہہ ندا — تو سمجھا کہ مجھسا نہیں دوسرا
تیرے مثل کے ہیں بہت آدمی — نہیں ہے ہمارے یہاں کچھ کمی
اِسیطرح موسٰی نے دل میں کہا — کہ مجھسا نہ ہوگا کوئی دوسرا
کیا میں نے دیدار حق سے طلب — مقرب کوئی ایسا ہوتا ہے کب
کہا حق نے موسٰی سے یوں ایکبار — ذرا دیکھہ اپنے ہیں ویسا ہزار
جو دیکھے تو موسٰی کی شکل اولیا — ہزاروں کھڑے ہاتھ میں لے عصا
یہہ کہتے ہیں یارب دکھا وجمال — تجھے دیکھنے کا شوق ہے اب کمال
اُترا اپنے گھوڑے سے یوسف نے آ — جناب الٰہی میں سجدہ کیا
کہا میں خدا کا گنہگار ہوں — میں توبہ ترے آگے دل سے کروں
ہوا حکم یوسف کو سر تو اُٹھا — جو دیکھے تو خلقت ہے بے انتہا
چلے آتے ہیں پاس یوسفکے سب — ہر ایک کو ہے یوسفکی چاہ و طلب
براہیم ادہم کی سُن واردات — اُٹھا طوف کعبے کو وہ ایک رات
عجب چاندنی کا تھا اُس شب ظہور — جدھر دیکھو اودھر چمکتا تھا نور

ہم دل میں کہا آج مطلع ہے صاف — اکیلا کروں میں کعبے کا طواف
تب آگے گیا کعبے میں بیقرار — تو دیکھے تو طائف ہیں ملکے ہزار
ہوا سخت حیران یہہ دل میں کہا — کہ آیا ہوں میں بہت یہاں بارہا
کبھی میں نے خلقت یہہ دیکھی نہیں — کہا ایک بوڑھے نے اُس وقت میں
کہ چلتی ہے سب کا ارادہ یہہ تھا — یہہ خلوت سے طالب ہو ذرا
بنایا اکیلا کبھی بیت رب — روایت کرے مالک ابن دینار
نہ تھی کوئی منزل کہ میرے آرام — نہ ظاہر ہو یوسف تھا اسمیں کمال
عجب طرح کا دیکھتا تھا میں حال

[illegible]

نہاکر

نہا کر نکل آیا تہمد کو باندھ ۔ نکل آئے جسطرح بدلی سے چاند

وہ پھر بیٹھ ناقے پہ واں سے چلا ۔ در شہر پر آکے بیٹھا ذرا

جب آیا وہ دروازۂ مصر کے ۔ سنا مصریون نے کوئی یون کہے

کہ اے مصر والو آیا غلام ۔ اُسے جو کہ دیکھے رہے خوش مدام

یہہ آواز تھا کہنے والا نہ تھا ۔ کوئی بھی نظر وہان آتا نہ تھا

بہت کہنے والیکو دیکھین تھے سب ۔ نپایا تو اُسکا یہہ جانا سبب

کہ ہمکو ہی کچھ وہم و وسواس ہے ۔ کوئی کہنے والا نہ یہان پاس ہے

روایت ہے کعب ابن احبار سے ۔ وے کہتے ہین اسطرح اخبار سے

کہ یوسف نے جب مصر مین پار کھا ۔ تو عاشور اور جمعہ کا روز تھا

فلک پر دھوان جیسے چھایا تھا کچھ ۔ اندھیرا سا عالم مین آیا تھا کچھ

ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ ۔ زمین اور فلک سارا روشن ہوا

گھرون کے وہ آنگن اجاگر ہوئے ۔ منور سب اندر اور باہر ہوئے

مجالس مین مردون کے تھا جمع نور ۔ ہر یکطرف مین نور کا تھا ظہور

یہہ دیتا تھا ایک دوسریکو خبر ۔ خدا جانے کیا ستی ہوئی جلوہ گر

کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند ۔ فلک پر یہہ کیا آج نکلا ہے چاند

بہت روشنی کا ہوا جب ظہور ۔ لگے دیکھنے سب کے نزدیک و دور

جو دیکھین تو تاجر ہے اک نیک نام ۔ ہے اسپر گذر خاص اور عام کا

دیا سب کو ... پانی امین
سنا سمر نے دی زندگانی امین
... انکو بہت ... شام
... میوہ ... مقام
روایت ہے یون ابن ادہم تھا شاہ
[illegible] کا تھا تخت گاہ
گیا ایک دن وہ پئے ہر شکار
ہوئے ساتھ اسکے ہزارون سوار
نظر آیا صحرا مین ایک گورخر
دوڑایا گھوڑا اکیلا وہ ادھر
ہوا اسکے لشکر سے سارے جدا
... اسکے ترسے دون گرا
کہا اس نے سن ابن ادہم ذرا
ہوا ہے یہی تجھکو ... سلطان کیا
... قتل ہم سے ضعیفونکو تا

درخت اسکے سوکھے نہ کچھ آئین پھل — امیرونکی نیت مین بالکل خلل
شیاطین کا دخل وہان بیشتر — ہر ایک شخص کی تھی بدی پر نظر
ہوئین خشک اسجا کی نہرین تمام — وہان خشک سالی رہے تھی مدام
جب اسجا پہ یوسف کے آئے قدم — ترقی تھی ہر چیز کی دمبدم
ہوا غلہ ارزان اٹھا ظلم و جور — سوا عدل کے وہان نہوتا تھا اور
بہت پھل لگے اور مریضون کو سب — شفا ہوگئی خود بخود بے سبب
ہوئین نہرین جاری ہر یک جا پہ آب — ہوئے شہر کے تار سارے دواب
یہ کہتا تھا ہر شخص آپس مین آ — کہ اس شہر کی پھر گئی سب ہوا
ہر ایک کو تھا یوسف کا ملنیکا شوق — اسی باتکا دلمین ہر یک کے ذوق
ہوا بند کھانا و پینا تمام — زمین گرد یوسف کے سب صبح و شام
ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش — گئے در پہ مالک کے کرکے خروش
تکلف کے پوشاک مالک پہن — اور ایک تاج سونیکا تارک پہ دھر
سنہری چھڑی ہاتھ مین لینے آئے — اور ایک تخت ستھرا بچھا کر تلے
ہوئی صحن خانہ مین اسکے نشست — ہر یکطرف کا کر دیا بندوبست
سبھون نے کیا جا کے اسکو سلام — کہا مرحبا سبکو اس نے تمام
بچھایا حریر اور دیبا کا فرش — زمین سی جہک اسکی تھی تا بعرش
جواہر کے کاسون مین بھر کر طعام — کھلاتا تھا کھانا بہر خاص و عام

[illegible]

[illegible]

پہر بھر کے بعد اسکو آیا جو ہوش — تو آیا عجب طرح کا دل میں جوش
چلا دشت غربت میں جنید ایکدم — غلام ایک دیکھا چراتا غنم
گیا دوڑ کر پادشاہ اسکے پاس — دلے درد باطن سے پھر اداس
کہا اس سے پوشاک میری یہہ لے — تو کپڑے پرانے مجھے اپنے دے
یہہ سن دست بستہ ہوا اسنے کہا — یہہ گلہ غنم کا ہے سب شاہ کا
میں سرکار کا ہوں قدمی غلام — چراتا ہوں اسکے تئین صبح و شام
کہاں ہو سکے مجھ سے ترک ادب — یہہ پوشاک تجھکو مبارک ہو سب
کیا ابن ادہم نے آزاد اسے — غنم بخش دین کر دیا شاد اسے
قبائے حریر اور تاج شہی — گلے میں جو پوشاک دلچسپ تھی
وہ دی اسنے لی ایک کملی سیاہ — اور ایک سخت ژولیدہ کہنہ کلاہ
لی اسنے اسیوقت کعبے کی راہ — رہا پھر عبادت میں شام و پگاہ
گیا چھوڑ ایک گھر میں طفل صغیر — نہایت حسین اور بہت دلپذیر
ہوا جبکہ وہ طفل گھر میں بڑا — کہا ماسے بابا ہوا کیا میرا
کیا ماسے سب اسکا تفتیش حال — رہی دیر تک پھر ہی قیل و قال
کہا مانے ایک روز پھر سکار — گیا تھا وہ صحرا میں ہو کر سوار
برس تیس [۳۰] گذرے نہ آیا ادھر — ندیکھا کبھو آکے پھر اپنا گھر
سنا ہے کہ کعبے میں رہتا ہے وہ — پڑے ہے جو کچھ اسپہ سہتا ہے وہ

[illegible]

…یا پاس سب اپنا نشان اور نام [illegible]

بہت مل کے بیٹے سے خوشدل ہوا — کہا آفرین مرحبا مرحبا

محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا — کہا سر اُٹھا کے بسوے سما

کہ اے بادشاہِ زمین و زمان — تجھے حال میرا ہے سارا عیان

کہ مین نے جو چھوڑا ہے سب ملک و مال — محبت مین تیری ہے اے ذوالجلال

نہین چاہتا مین کہ تیرے سوا — کِسی کی محبت کی ہو دِل مین جا

جو دل مین ہوئی میرے حب پسر — یہہ محنت گئی خاک مین سر بسر

ہو دل مین میرے غیر کی ہووے جا — مین عاشق ترا کب ہوا یا خدا

یہی دل سے مین مانگتا ہون دعا — تو کر خود بخود میری حاجت روا

کہ میری اسیوقت ہو قبض جان — مرے یا کہ بیٹا میرا نا گہان

یہہ کہتے ہی اُسکے وہ لڑکا گرا — تڑپ کر اُسیوقت وہ مر گیا

غشی کا ہوا خلق کو وہان گمان — جو دیکھا تو مُردا ہے وہ نوجوان

ہوئے دیکھ مضطر صغیر و کبیر — بہت روئے اُسپر فقیر و امیر

یہہ دیکھ ابن ادہم نے نزدیک جا — لیا گود مین اُسکے سر کو اُٹھا

کہا ہا اے میرے لخت جگر — دُعا سے میری تو گیا جلد مر

محبت تیری اور اللہ کی — نہو جمع دل مین میرے اے اخی

یہہ سُنکر جماعت نے وہان رو دیا — غم مال و زر دل سے سب کھو دیا

کہا مصریون سے یہہ پھر کرکے غور — کہ حاجت نہین مجھسے ہے اب کچھ اور

[illegible]

یہہ سنتے ہی خلقت نے کر ازدحام | گھسے گھر مین مالک کے سب خاص و عام
ہر ایک نے دیا ایک دینار ڈال | کہ یوسف کا دیکھین کسی ڈھب جمال
ہوئی ساٹھہ لاکھہ آنین در شمار | ہوا تودہ زر وہ گھر ایکبار
مگر جسنے دیکھا سو غش کر گیا | نہ ہٹ کر کے پھر اپنے وہ گھر گیا
دلون مین کیا عشق نے بسکہ جوش | کسی کا نہ باقی رہا انہین ہوش
اسے دیکھہ کوئی نہ پھر جا سکا | نہ گھر مین سے دروازے تک آ سکا
غلامون سے مالک نے یون کہدیا | کہ لے جاؤ ایک ایک لئے ہا اٹھا
جو گھر سے نکالا نہ پھر ہوش تھا | ہر یک کو وہان خواب خرگوش تھا
نہ طاقت تھی وہ اپنے گھر کو چلین | زمین پر پڑے ایڑیون کو ملین
جو بھائی پکارے تو بولین نہین | نہ پہچانین اور لب کو کھولین نہین
کہین کان مین بات کو گر پکار | سنے کون وے سب تھے بے اختیار
یہہ کچھہ شاعرانہ تکلف نہین | سمجھ لے یہہ قصہ ہوا ہے یونہین
ہوا دوسرا دن تو دینار دو | وے سب دے اور کو ہے آرزو
ذرا دیکھہ لین پھر بھی ہم ایک نگاہ | ہمین قتل کرتی ہے یوسف کی چاہ
اسیطرح مالک کے گھر ماجرا | دکھانے کا یوسف کے دس دن رہا
وہان ایک زمین خشک اونچی سی تھی | اسے خوب مالک نے وہان صفا کی
بنایا پھر اسپر بلند ایک مکان | نہایت ہی خوش قطع مثل جہان

کرتا عزت و شان یوسف کی ہو
عزیز اور سب خلق کی روبرو
منادی پہہ کی شہر مین ہر مقام
کہ حاضر ہون اسجا پہ سب خاص و عام

[illegible]

معبد بھی سب اپنے صومعہ سی آ
مقام اپنے مالک کے گھر پر گیا

پہاڑ اور جنگل سے خلقت تمام
ملخ مور کے طرح کر ازدحام

چلے آئے جلدی سی مالک کے پاس
تھی یوسف کی دیدار کی سبکو آس

زلیخا بھی بولی کہ سن اے عزیز
غلام اب جو لایا ہے نادر ہے چیز

اجازت ہو مجھکو تو مین بھی چلون
ذرا دید اس مصر کی کرون

کہا دے دیا تجھکو مین اختیار
تو جسوقت چاہے یہان سے سدھار

چلا آپ بھی اسطرف سی عزیز
بہت کروفر سے بہت با تمیز

وہ میدان بڑا تھا نہایت فراخ
نہ پتھر و تان اور نہ ہڈی نہ شاخ

ہوئے مرد سب یکطرف کو کھڑے
اور یکطرف تھے عورتون کے پرے

کہا سب نے مالک کو اب یہان جا لینے
ہوئے جمع سب لوگ یوسفکو لا

گیا مالک اس پاس اور عرض کی
کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہے ابھی

جو مشہور ہین یہ آفاق ہین
ترے دیکھنے کے مشتاق ہین

کہا سنکے یوسف نے اسمین سکوت
کہا حق کو حی الذی لایموت

مجھے کس لیئے اب یہہ جاتا ہے لے
خدا جانے کس شخص کو مجھکو دے

کہا پھر یہہ مالک نے دیکر کے دام
خریدا ہے نہیں تجھکو کیا اے غلام

تھا جنگل مین کنعان کے آڑون بہا
لیا تجھکو اسنے یہ مین جان آڑ

کہا پھر یہہ یوسف نے ٹھیک ہے
جو چاہے سو کر مین ہوا تیری ہے

اور اک کفش سونیکا سب سے کام ۔ لگے گرد یاقوت و موتی تمام
چھڑی اک سونیکی ہاتھون مین دی ۔ نہایت ہی خوشرنگ و خوشقطع تھی
اور اک زین گھوڑے پہ ایسا سجا ۔ کہ سارا جڑاؤ وہ سونے مین تھا
رکاب اسکی سونیکی تھی وہ تمام ۔ اور اک منہہ مین چاندیکی ستھری لگام
کیا اسنے یوسف کو اسپر سوار ۔ اور آپ آگے اسکے تھا خدمتگذار
ہوا یوسف اسطرح پر کامیاب ۔ کہ دس شخص نے پکڑی آکر رکاب
سر اپنا اٹھا کر سوئے آسمان ۔ ہنسا یوسف اسوقت پر بیگمان
کہا اسکو کیا ہے ہنسی کا سبب ۔ خدا نے تیری شان کی ہے عجب
کہان پڑا تھا کوئے مین بھی جب ۔ اتارے تھے کپڑے میرے سب کے سب
میرے رب نے جبریل بھیجا تھا پاس ۔ کہا یہہ کہ ہرگز نہ ہو تو اداس
کرینگے تجھے مصر کا پادشاہ ۔ تجھے دینگے ہم حشمت و مال و جاہ
وہان کے ہین جتنے بڑے شیخ و شاب ۔ چلین سب وہ تیرے پکڑ کر رکاب
سو وعدہ میرے حق نے پورا کیا ۔ مجھے اس طرح آج رتبا دیا
تعجب کیا سب نے سنکر اسے ۔ تعجب مین اسوقت سب ہو رہے
کہا تب یہہ مالک نے سچ جانیو ۔ کہے یہہ جو کچھ راست تم مانیو
تب اوپر کو چڑہ کرکے مالک نے پھر ۔ کہا مصریون سے نہین کچھ ہے دیر
کہ یوسف یہہ نکلا ہے دیکھو اسے ۔ بہت شوق ہے دیکھنے کا جسے

وہ بیٹی تھی طالوت کی
اسے نامورون ہی سے کام تھا
اور اس زن کا بس بازغہ نام تھا
زر و مال بیحد جمع تھا اسے
وہ دنیا کا وہ مرض سے کام
وہ تھی اونٹنی سرخ رنگت مین سب
خزانہ یا قسم تھا ایک قسم عجب
شتر اونٹنی اسکا چون بار تھی
تھی اولاد شداد بن عاد کی

نسب اسکا عالی تر خاندان
وہ ابن زیاد اور وہ ابن عاد
نسب اسکا ان سے ملا کر تو یاد
وہ تھی اسی نسب قوم کی پادشاہ
حشم با خدم اور ملک و سپاہ
کوئی بال مین اسکی ثانی نہ تھا
جواہر وہ رہتی تھی

مرے مرد عورت جو ہووے شمار — تو گنتی مین ٹہرے وے سب دس ہزار
سوا آدھے نوان مین مر دیکھ کر — فقط ایک یوسف کا تیر نظر
اور آدھے مر بس کے پانون تلے — کہ خلقت نے چلنے مین انکو ملے
خدا نے دیا تھا اٹھا سب حجاب — وہ بے پردہ آیا نظر آفتاب
یہہ گل دیکھکر سارے مرجھا گئے — وے آتش کا ایک داغ سا کھا گئے
وے مصری تھے گل اور وہ تھا آفتاب — ہوئے خشک دیکھا اسے بے حجاب
کہا پھر کہ کوئی خریدار ہے — یہہ بکتا ہے لے جو کہ زردار ہے
یہہ لڑکا فصیح اور حسین اور ادیب — نہایت غریب اور قریب اور نجیب
لگا کہنے یوسف یہہ کہنا نہین — جو کہتا ہون مین وہ کہو اب کہین
کہ ہے یہہ غلام اب غریب و حزین — بعید الوطن خستہ اور غمگین
کہا ہم یہہ کہنے کے ہرگز نہین — کہ تجھ مین یہہ باتین نہین ہین کہین

روایت

کہا ابن عباس نے یہہ کلام — جنہون نے کہ یوسف کو دیکھا تمام
ہوئے انکے سب تین فرقے کہون — خبر انکی حالات کی تم کو دون
ہوا ایک فرقہ تو حیران سب — نشہ دوسرے کو چڑھا تھا عجب
ہوا تیسرے کو نہایت جنون — کہان تک مین احوال انکا کہون
سنو ایک کہتا ہون مین واردات — کہ تھی مصر مین ایک عورت کی ذات

فرشتہ ہے یا حور ہے یا پری | یہہ کی پرسش نے اسطرح صنعت گری
کہا مجھکو خالق نے پیدا کیا | بشر کرکے مجھکو ہویدا کیا
یہہ صورت ہے اسکی عطا کی ہوئی | خزانون مین اسکے نہین کچھ کمی
کہا اس نے لے مین مسلمان ہوئی | ترے فیض سے صاحب ایمان ہوئی
کہ جسنے تجھے دی ہے یہہ شکل حور | دیا ماہ و خورشید کا تجھکو نور
اسکی عبادت مجھے ہے ضرور | نہ تجھ سے علاقہ کہ ہے یہہ قصور
دیا مال وہ سب خدا کے لئے | بہت اس نے مفلس تونگر کئے
بنا کر وہان ایک عبادت کا گھر | رہی بیٹھ سارا لٹا مال و زر
اسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی | سخن اپنا پورا وہ سب کر گئی
پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار | سپاہی بھی ہمراہ لیکر ہزار
بدل اپنی پوشاک و زیور تمام | پہن کر چلی وہان کو با احتشام
جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی | وہین دیکھکر نیم بسمل ہوئی
نہ تن کا رہا ہوش نے جانکا | دل و جان سب اسنے قربان کیا
گری کھاکے غش ایک آواز مار | نہایت ہوئی مضطر اور بیقرار
مین یوسف کا احوال چھوڑا یہان | زلیخا کی کہتا ہون اب داستان

زلیخا کے احوال مین

یہہ قول ابن عباس سن لیجئے | زلیخا نے آواز کی پرسش لئے

ہوئی خواب کو دیکھ وہ بےحواس — نہ تھی زندہ رہنے کی کچھ اسکو آس
ہوئی جسم لاغر اڑا رنگ رو — ہوئی استخوان گل کے سب مثل مو
کہا باپ نے دیکھ یہہ اسکا حال — کہ تجھکو بتا کیون ہے حسرت کمال
نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ — نہ وہ تیرے دلمین رہی ہے امنگ
زلیخا نے خدمت مین پھر باپ کی — کہی بات جو کچھ کہ تھی خواب کی
کہ اک شخص آیا مجھے ہے نظر — کہ سب سے گیا ہے مرا جی اتر
تھی اک شکل گویا کہ رشک قمر — فرشتہ کہون اسکو یا تھا بشر
اسے دیکھ جاتے ہے میرے ہوش — رہا دل مین اسکی محبت کا جوش
کہا باپ نے گر وہ معلوم ہو — تو پھر اس طرح کیون تو مغموم ہو
ترے پاس لاؤن اسے دیکے مال — ولے اب تو مانا ہے اسکا محال
اسی سوز و غم مین وہ رہتی مدام — نہ کہتی کسی سے نہ کرتی کلام
گئے اسکے تھوڑے جو دن اور بھی — بگڑنے لگے اسکے سب طور بھی
نظر اسکو آیا جب اکخواب اور — وہی شکل و صورت وہی اسکا طور
وہ پہلے جو آئی تھی صورت نظر — وہی شکل پھر آ ہوئی جلوہ گر
جوان ایک مانند بدر منیر — جہان مین نہو کوئی اسکا نظیر
کھڑا آ ہوا وہ زلیخا کے پاس — وہ خوش اور خرم ہے اور یہہ اداس
لگی کہنے رو رو یہہ اپنا حال — ترے عشق مین تنگ ہے میرا حال

کہا باپ نے اُسکا تو نے مکان
نہ پوچھا کہ آخر ہے یہہ کہان

کہا مین نے یہہ اُس سے پوچھا نہین
کہ تیرا مکان کون سی ہے زمین

پھر اِس طرح سے وہ ہوئی بیخبر
نہ سمجھی تھی جنگل ہے یہہ یا کہ گھر

چلی پھاڑ کپڑے وہ گھر سے نکل
گئی عقل و ہوش اُسکی ساری نکل

کیا باپ نے قید لاچار ہو
کہ رسوا نہ در شہر و بازار ہو

رہی ایک برس قید مجبور طور
اِس عرصے مین اُسکا ہوا حال اور

ولیکن ہوئی بعد مدت یہہ چین
قضا نے دکھایا وہی نور عین

کہ آیا وہی خواب مین نوجوان
جسے دیکھ کھویا تھا تاب و توان

گئی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ
کہ دل مین تھی اُسکے محبت نپٹ

کہا اے مرے ماہ و بدر منیر
کیا اِس طرح تو نے مجھکو حقیر

قسم اُسکی جسنے بنایا تجھے
عدم سے وہ دنیا مین لایا تجھے

کدھر تجھکو ڈھونڈھون کہان ہے مکان
نہین کوئی دیتا ہے تیرا نشان

بتا دے مجھے تو ہی اپنا پتا
کہ دل کو ہو تسکین اُس سے ذرا

کہا مصر مین مجھکو کرنا طلب
بغیر اُسکے تو مجھکو پاویگا کب

سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
رکھو اِس طرح اپنی عقل و تمیز

کہا اُس سے یوسف نے جسدم یہہ حال
خوشی اُسکو حاصل ہوئی بیحد کمال

کہا باپ سے کھول زنجیر کو
نہین دخل اُسکا پہ تدبیر کو

تھا جس طرح عاشق خدا کا شعیب | کہ معشوق تھا اُسکا دانائے غیب
وہ ہر وقت رہتا اُسی یاد مین | رہے تھا شب و روز وہ یاد مین
یہان تک وہ رویا خدا کے حضور | کہ آنکھون سی جاتا رہا اُسکے نور
کمر اُسکی غم سی کمان ہو گئی | ہوا ورد سے اُسکے جان ہو گئی
نہ جنت کا طالب نہ دُنیا کا وہ | فقط ایک مشتاق مولا تھا وہ
چہارم یہہ ہے شوق اللہ کا | طرف اپنے بندے کے آجا ذرا
لکھے ہے خدا جن کو میرا ہے شوق | اُنہین کی طرف ہے میرا شوق و ذوق
تو کر حاصل اس طرح کا اب کمال | کہ چاہے ہے تجھے ایزد ذو الجلال
مجھے اب زلیخا پھر آئی ہے یاد | کرون اس حکایت سے کچھ ملکو شاد
زلیخا کا والد جو تھا پادشاہ | اُٹھا ایک دن وہ جو وقت پگاہ
ندیمون نے آکر کے یون عرض کی | کہ گر شاہ دور انکی ہو وے خوشی
تو آئے مین ہر ملک سی یہان رسول | زلیخا کا دنیا جو تجھے قبول
کہ آئے مین یہان بیس پیغام بر | زلیخا یہہ ہر ایک کی بیچ نظر
جسے چاہئے اُنمین کیجے قبول | طرف سے ہر ایک شاہ کے ہے رسول
کہا یہہ زلیخا نے اُنمین رسول | اگر مصر کا ہے تو کرلو قبول
کہا مصر سی کوئی آیا نہین | سنا اُسکا کچھ ہم نے پایا نہین
کہا باپ نے ہر طرف سے پیام | تیرے واسطے آئے اے نیکنام

تفسیر ہوا اسکی کی مرغوب کی یہہ کلام
مگر ایک ملاقات محبوب کی
کہ جس طرح اُس سے کچھ ہو فائدہ
محبت مرض ہے نہین کچھ دوا
کسی طرح ہو رنج پیرا ... دوا
کیا پھر زلیخا نے سب ہم فرود
کہ ہے مصر کی جا کے لاؤ خبر
مین بھیجون ہون وہان ایک پیغامبر

سنا کعب احبار سے کہ موسی علیہ السلام [illegible]
کہ بیٹھے ہو موسی علیہ السلام [illegible]
خدا نے کہا ہمارے [illegible]
میرے دوست ہین جو کوئی [illegible]
بنایا ہین [illegible]
وہ ہے دل [illegible]
مقام اسکا ان سے ہر بن مین [illegible]
یہہ دل [illegible] انکا مین ان کو دیا

[illegible]

اور اس

اور اُس گھر کے ہین ہر طرف چار در | مین انگی بھی دیتا ہون تجھکو خبر
در علم اور حلم باب یقین | در عزت اُسکو سمجھ چار مین
دیا فکر کا قفل اُسکو لگا | نہ جانے کوئی اُسکو غیر از خدا
زلیخا کو پھر یاد کرتا ہون مین | نہ رہ جاوے قصہ وہ ڈرتا ہون مین
ہوا مصر کو ایک قاصد روان | نہایت خردمند روشن روان
فصیح اور عاقل عرب مین وہ تھا | بہت دیکے مال اُسکو رخصت کیا
گئے اہل عزت بہت اُسکے ساتھ | دیا مال و اسباب کو اُسکے ہاتھ
نصیحت یہہ کی اُسکو ہو ہوشیار | تو جب مصر مین جاکے کپڑے اُتار
تکلف کے کپڑے ہین لیجیو | اُنہین بھی جو ہین ساتھ کے دیجیو
کہ پوشاک اپنی بدل لین تمام | کہ تا مصر مین ہو زلیخا کا نام
بڑی شان و شوکت سے جانا وہان | تجھے سُنکے اہل حجاز مین و زمان
تصدق فقیرون پہ کرنا بہت | ہر ایک پر یہہ احسان دھرنا بہت
جو نواب و دربان ہین مصر کے | اُنہین اس طرح کے تحائف کو دے
کسی نے نہ پہلے دیا ہو کبھی | جو تو لیجلا ہے سو دیجو سبھی
یہہ کہکر کے پھر اُسکو رخصت کیا | کہا مصر کے شاہ کے پاس جا
میری طرف سے اُسکو کہیو سلام | بہت ہی ادب سے تو کیجو کلام
چلا پھر وہ قاصد اور پہنچا وہان | گیا شاہ کے پاس باعز و شان

[illegible]

سو دینار زر اور درم نقرہ جان | کہ چالیس تھے بوجھ وہ بیگمان
یہہ سب دیکے رخصت کیا مصر کو | یہہ سب قافلہ پھر چلا مصر کو
ہوئے مصر میں جبکہ داخل تمام | ہوئے خوش وہاں کے سبھی خاص و عام
زلیخا جب آ گھر میں داخل ہوئی | نہایت خوشی اسکو حاصل ہوئی
گیا جبکہ گھڑی پاس اسکے عزیز | زلیخا نے اسکو کیا جب تمیز
لیا آستین سے منہہ اپنے کو ڈھک | یکایک رہی دیکھکر وہ بھچک
کہا اسنے باندی سے جو پاس تھی | یہہ ہے کون مجھکو بتا تو سہی
کہا اسنے لڑکی تو چپ رہ نہ بول | یہاں شرم سے اپنے لب کو نکھول
یہہ شوہر ہے تیرا پیارا عزیز | ذرا باولی بات کو کر تمیز
یہہ سنکے یک سخت آواز مار | گری کھا کے غش اور ہوئی بیقرار
جب آئے اُسے پھر حواس اور ہوش | لگی کرنے درد و الم سے خروش
کہا ہائے افسوس اتنا سفر | ہوا رائگان میرا اسوقت پر
ہوئی ساری برباد محنت مری | گئی مفت یہہ سب مشقت میری
عجب درد سے دل کے بیکل ہوئی | وہ اس غم میں مرنے سے پہلے موئی
بہت دل پہ اسکے ہوا جب قلق | لگا درد سے اسکا دل ہونے شق
سنی ہاتف غیب سے یہہ ندا | زلیخا تو اس غم سے گھبرا نہ جا
ذرا تھام دل کو تو اور صبر کر | زمانہ الم کا گیا ہے گذر

[illegible]

اُسے دیکھکر اُس جگہہ غش کیا — نہایت ہی دل بیچ عشق کیا
افاقت جو آئی تو پھر یون کہا — کہ باندی نکہیو کسی سے بھلا
نہو شاہ کو اُسکی ہرگز خبر — تو پھر ہو جدا مجھہ سے یہہ سیم بر
مجھے شاہ اُس سے رکھیگا جدا — مرا عشق گر اُس پہ ظاہر ہوا
کہا پھر یہہ باندی کو جلدی سے جا — تو یوسف کے کہہ کان مین یہہ صدا
ترا خواب مین مجھہ سے اقرار ہے — ترے سر پہ میرا اڑا بار ہے
سوا میرے مت جائیو غیر پاس — بڑی تیرے ملنے کی ہے مجھکو آس
خزانہ ہے جتنا کرونگی نثار — نچھوڑونگی تجھکو کبھی زینہار
مہینون کے رستے پہ گھر میرا ہے — منازل بہت کر کے آئی ہون طے
جو مخلوق ان محنتون سے ملے — تو خالق کا ملنا کب آسان ہے
اُٹھایا زلیخا نے یوسف کا داغ — تب اُسکے ہوا گھر مین روشن چراغ
خدا نے منقت بھی ملتا نہین — دل اُسکی محبت سے کھلتا نہین
عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین — کہ تھی خاتم حسن کی وہ نگین
زلیخا سے دل مین رکھے تھی حسد — بہت اُس سے رکھتی تھی وہ جہین کد
کہا اُسنے جا کر کے سن العزیز — نہ یوسف کو لے تو ذرا کر تمیز
زلیخا کو اُس سے تعشق ہوا — مرے روبرو دل نے ہے یون کہا
یہہ سنکر نہ ہرگز کیا التفات — سنی اُسکی ہرگز نہ کچھہ اُسنے بات

اسی کے برابر مین کافور ہو / خریدو اگر تمکو منظور ہو

کہا جب یہہ مالک نے یوسف کا مول / کہا شہ نے دیتا ہون سب یہہ تول

کہا شہ نے ہے مجھکو یہہ سب قبول / ہوا اپنے دل مین تو ہرگز ملول

دیا حکم اور جلد آیا وزیر / نکی اپنے آنے مین کچھہ اسنے دیر

کہا یہہ جو کہتا ہے سو مول دو / مقابل مین یوسف کے سب تول دو

وہ دانا جو اُس شہ کا دستور تھا / سو وہ امر کا شہ کے مامور تھا

اُسیوقت جا اور خزانے کو کھول / لگا دینے قیمت کو وہ تول تول

رکھے ایک پلے مین سب پانچ لاکھہ / دیا نیر لیکر کے یوسف کے ساتھہ

اُٹھایا تو یوسف ہی بھاری رہا / وے اور دینار اُسپر چڑھا

جہان تک چڑھاتے تھے دینار کو / ترازو مین ڈالین تھے انبار کو

برابر مین یوسف کے ہوتا نہ تھا / وہ یوسف کا پلہ ہی غالب رہا

خزانہ جہان تک کہ تھا مصر کا / وہ سب صرف قیمت مین اُسکی ہوا

نہ باقی رہی کچھہ خزانے مین چیز / لگا کہنے خازن سے پھر یون عزیز

خزانے مین باقی ہے کچھہ اور مال / کہا کچھہ نہین سب لیا دیکھہ بھال

تحیر مین سنکر کے وہ ہوگیا / کہا اور دیوے گا ہمکو خدا

وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھہ / اور اُسکے وہ ایمان کی قوتکا بوجھہ

خزانے پہ غالب رہا شاہ کے / برابر نہ اُترا وہ اس ماہ کے

ہوا ہے یہہ یوسف جو تیرا غلام
کروں اُسسے مین بیٹھہ کر دو کلام

کہا حکم ہے تجھکو اب بات کر
گیا پاس یوسف کے با چشم تر

کہا تونے وعدہ کیا تھا نہین
کہ جسوقت تو مجھکو بیچے کہین

خبر اپنی دونگا مین تجھکو تمام
کہ مین کون ہون اور کیا میرا نام

کہا ہان یہہ اقرار مین نے کیا
ہے اک شرط اسمین اسکو ذرا

کسی سے کہے تو نہ اس حال کو
تو کہہ دون مین سب اپنے احوال کو

کیا عہد مالک نے یوسف سے یون
کہ ہرگز کسی سے نہ اسکو کہون

کہا تونے بچپن مین دیکھا تھا خواب
کہ آیا ترے گھر مین ہے ماہتاب

معبر سے پوچھا تھا تعبیر کو
جو اُسنے کہا تھا سو سب دیکھہ لو

مین یوسف ہون اور ابن یعقوب ہون
مین یعقوب کے دل کا محبوب ہون

گرا مالک اُسوقت آواز مار
غش آیا اُسے سُنکے یہہ بیشمار

جب آیا ذرا ہوش تو یون کہا
کہ یوسف میرے حق مین کر تو دعا

کہ اولاد صالح مجھے دے خدا
میرا دل رہے اُس سے ٹھنڈا سدا

دُعا کی جو یوسف نے اُسوقت پر
ہوئے اُسکے بائیس پیدا پسر

کہا پھر بھلا بھائیون نے تجھے
دیا کس طرح مول کرکے مجھے

کہا اُنکا پردہ نکھولونگا مین
اور اس بات کو کچھہ نہ بولونگا مین

ڈھکے آدمی جبکہ بھائی کا عیب
تو پھر عیب بندون کے ڈھانکے غیب

حکایت ہے عثمان بن عفانؓ کی
حکایت ہے منقول سلمان کی
کہ ایک دن وہ کسی کار مین

کرے تھا وہ انسان کے سب کلام / اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام
وہ کہتا تھا یوسف سے کا نیکفال / ذرا دل مین اس بات کا کر خیال
کہ مول اپنا ایکدن کیا تو نے آپ / جدا ہو گیا تجھہ سے تب تیرا باپ
اور ایک چند درہم ہوئے تیرا مول / نہ پھر بولیو تو بڑائی کا بول
خدا نے تجھے دیکھہ بھیجا ہے آج / کیا مصر کا تیری قیمت مین باج
خزانے جو تھے مصر کے خاص و عام / ہوئے تیری قیمت مین بالکل تمام
تعجب ہوا سنکے یہہ شاہ کو / کیا شکر پھر حق کی درگاہ کو
کہا پھر یہہ یوسف سے اے نیکذات / تعجب کی اب یہہ ہوئی واردات
خزانہ جہان تک کہ تھا مصر کا / برابر ترے وزن کرکے دیا
خزانے مین باقی نہ تھا ایک درم / جو دیکھا تو اب کچھہ نہین اسمین کم
کہا یہہ تو اکرام حق نے کیا / خزانہ میرا مول مین سب دیا
مین آنکھون مین ہوتا ترے سنتے ذلیل / جو دینے مین آتا خزانہ قلیل
عوض اس خزانے کے اب مال اور / خدا نے دیا تجھکو کر اسکو غور
کہ حق کا مین اپنے ثنا خوان ہون / کسی کا نہ ممنون احسان ہون
مین تیرا ہون اور مال تیرا ہے یہہ / سب اسباب و اثقال تیرا ہے یہہ
اسطرح ہو مومن تو یہہ دل مین جان / خدا کی جو دی راہ مین مال و جان
خدا اسکے بدلے مین دیکھے ہے دو چند / نہ اسکا کوئی کام رہتا ہے بند

وقال الذی اشتریٰہ من مصر لامراتہ اکرمی مثواہ

عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا

خبر آکے جبریل نے دی تمام
نبی نے کہا پھر یہہ عثمان کو
کہا یا نبی مین نے سمجھا تھا یون
ضرورت سے آئی ہے کچھ کمال
زرہ وہ کہ تا کافرون سے لڑے
دئے درہم اسکو کہ تھے وہ ضرور
کہا دین و دنیا مین تجھکو خدا
جو عثمان ہٹ کر پھر آیا وہ گھر
قریب اسکے دیکھے تو کیسے ہین اور
ہر ایک کیسے مین چار سو ہین درم
لکھا اسپہ بخشش ہے رحمان کی
ہوئی قدر یوسف کی پھر شاہ کو
خزانے کیا مین نے سب تیرے نام
خریدا تھا یوسف کو جس شاہ نے
سنا ہے وہ تھے آدمی دس ہزار
مرض مین گرفتار چالیس ہزار
طمع تھی کہ یوسف کو لیوینگے ہم

کہ عثمان کا یا نبی ہے یہہ کام
کہ مجھ سے تم احوال اسکا کہو
زرہ اور درہم علی کو مین دون
زرہ وہ جو بیچے ہے فرخندہ حال
قدم اسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے
جو حاجت ہو اسکے سبب ہووے دور
عوض اسمین ہر ایک کا دیوے جدا
وہی کیا اسکے پڑا پھر نظر
وہ گنتی مین دس تھے ذرا کیجو غور
کسی مین نہ زیادہ کسی مین نہ کم
یہہ تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
کہا اس طرح پھر یہہ اس ماہ کو
جو چاہے سو کر ہے یہہ تیرا نام
ہٹ کو گیا مردہ اس چاہ نے
کہ زہرہ پھٹا ان کا سب ایکبار
ہوئے سنکے یہہ حال اور بیقرار
کسی کو نہین تیغ دیوینگے ہم

خدایا تو دے بخشش اس گناہ
دعا کر رہا ہے کوئی نیکنام
کوئی اسکا بندہ ہے سب سے اچھا کام
ہمین اسکی خدمت مین حاضر مدام
مالک کرین اسکی خدمت تمام
خدا اسکو عزت بہت خوب دے
اسیطرح جو حق کی طاعت کرے
غلام اور شب با زبان اسکو دین
کیا اسکو آزاد رستگار دین

ہم بندہ بھی عاجز ہوئے پادشاہ
کوئی دیوے سا جنت کو زینت تمام
کہ اسمین رہیگا وہ عالی مقام
کہا ابن عباس نے الغرض
سبب کیا کہ کہتا تھا مردم عزیز
زلیخا کو یہہ بات اکرام
تو یوسف پہ مروت رکھیو نظر

اسیطرح طالب کا ہے ماجرا | جو مانگے وہی اسکو دیوے خدا
جو دنیا کو چاہے تو دنیا ملے | خدا اسکو عقبی کی کچھہ نہیں دے
جو عقبی کا طالب ہو اللہ سے | خدا اسکو دے اپنی درگاہ سے
جو کوئی کہ مولا کا طالب ہوا | وہ دین اور دنیا پہ غالب ہوا
اُسے دین و دنیا و مولا ملے | جو چاہے اُسے سب سے اولا ملے

حکایت

حکایت ہے ہر سال مین روز عید | عطا سب پہ کرتا تھا ہارون رشید
ہوا عید کا دن تو باندی غلام | ہوئے جمع اُسوقت آکر تمام
حریر اور دیبا و درہم منگا | سبھون کے لئے شاہ نے وہان رکھا
کہا جسکو جو چیز آوے پسند | اُسے ہاتھہ مین اپنے کرلے وہ بند
دیا جسنے ہاتھہ اپنا اب جسپہ دھر | بلا شک وہ چیز اُسکی ہوگی گھر
دیا سب نے ہاتھہ اپنا اُس شے پہ دھر | کہ تھی انکو مطلوب وہ بے خطر
مگر ایک باندی نے ہاتھہ اپنا لے | چھوئی شاہ کے جسم سے کوئی شے
کہا شاہ نے کیا کیا تو نے کام | دھرا ہاتھہ مجھہ پر جو اے نیکنام
کہا اس طرح شاہ کا حکم تھا | کہ دے جو کوئی ہاتھہ جسکو لگا
وہ شے اسکو دیوینگے ہم بیقصور | سو مین اب یہہ کہتی ہون شہ کے حضور
نہین مجھکو درکار شہ کے سوا | کسیکو میرا دل نہین چاہتا

[illegible]

[illegible]

بہت اُسکو

انا و من اتبعنی

مین اور جسنے پیروی کی ہے مری ہے انہی کا کام

وسبحان الله

خدا ہے پاک ہر ایک نقصان سے عیب و نقصان سی پاک ہے

منزہ ہے شرک سے مبرا ہے وہ

بری باتسے

وما انا من المشرکین

مین جلیا نہین ان مشرکون کا جلن

جو ہے خالق و الہ

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا

نہین اُن کو ایمان اللہ کا	دلو مین ہے سب شرک کا بھرا
مرادا اس سے وہ قوم کفار تھا	فرشتونکو کہتے تھے دخت خدا

افامنوا ان تاتیهم غاشیة من عذاب الله

نہین خوف انکو کہ آوے عذاب	خدا کا کرے انکو بالکل خراب

او تاتیهم الساعة بغتة

و یا آئینہ آوے قیامت کا دن	بلا مین اچانک وہ ہون ممتحن

وهم لا یشعرون

قیامت کے آنے سے تھے بے خبر	نہ توشہ کیا کچھہ نہ کچھہ ماحضر
رہے غفلت سی یہان پر خراب	اٹھایا جہنم کا سر پر عذاب

قل هذه سبیلی

یہہ کہہ اُنسے رستہ ہے میرا یہی	جو اُس پر چلے شرک سے ہے بری
وہ اللہ ہے وحدہ لا شریک	یہی راہ ہے سارے رستون سے ٹھیک
نہین حکم مین کوئی اسکے دخیل	وہ ہے مالک الملک رب جلیل

ادعوا الی الله علی بصیرة

پکارون ہون راہ خدا پر تمہین	بلاتا ہون راہ ہدا پر تمہین
سنو گوش دل سی اسے تم ذرا	بیان مین سمجھو کچھہ تم سی کیا
بیان سب ہے میرا مثل ماہ منیر	اگر چشم دل سی ہو تم نے بصیر

نہین ہم نے بھیجا کسی قوم پر

فرشتہ نبی کر کے بار دگر

ہمیشہ سے اُسکے رب نے بشر

و سب ہی تھے بشر کو ملا تھا دو سرا

یہہ جو کہتے تھے مشرک کبھی

نبوت تو ہے فرشتونکا کام

نبوت کے لائق تو ملکا کام

اسطے تھا نہ اللہ کو کیا ملک

فرشتہ نہین الیق کہ ہوون رسول

ہے ذرا نبی آدم مین سے ظلوم اور جہول

نبی کی طرف کرکے انا خطاب

نوحی الیهم من اهل القری

و سارے مرد جی ہی انہیم بھیجے شہر و نہین سب ۱۲

بہت سرکشی کی جو فرعون نے

کیا عاد کو یون خراب اور ذلیل

فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم

یہ نکتہ ہے باریک سن کان دھر
بنی اس لئے ہین ز جنس بشر

کہ مائل ہے ہر جنس ہم جنس پر
ملک سی ملک اور بشر سے بشر

کبوتر نہووے کبھی جفت زاغ
نہو کبک ہم آشیان کلاغ

نہ زاغ ہو ناجنس پر دل کبھو
کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

نہو جن و انسان کی صحبت برار
نہ انسان کا ہو ملک یار غار

ہے بالطبع ہر جنس کو میل جنس
اسی واسطے سب بنی ہین گے انس

بنی آدم اسواسطے ہین بنی
کہ دل مین لگے بات ہم جنس کی

فرشتے اگر ہوتے پیمبر رسول
نہ کرتا کوئی ان کا کہنا قبول

بنی گو حقیقت مین ہین گے بشر
ملک سی ہین اوصاف مین خوبتر

ز بس وہ خدا عالم الغیب ہے
نہین اس سے پوشیدہ کوئی شئے

کوئی بات حکمت سی باہر نہین
کوئی کام سے اسکے باہر نہین

افلم یسیروا فی الارض

نہین کرتے کفار سیر جہان
کہ ہو حال پہلون کا انپر عیان

کہ کس طرح ان پر ہوا ہے عذاب
کیا کس طرح ہم نے انکو خراب

سنوا نمین سی تم بھی بعضو نکا حال
کہ کس طور وے سب ہوے پائمال

جو منکر ہوا سب جہان نوح سے
تو کس طرح رسی ہم نے غوطے دئے

نہ باقی جہان مین رہا کوئی ہیچ
دیا ہم نے سبکو شکنجے مین کھینچ

ولدار الآخرة خیر للذین اتقوا

افلا تعقلون

حتی

حتیٰ اذا استیأس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا

ہوئے جبکہ مایوس لائقے نبی	جو کفار نے انکی تکذیب کی
ہوا جب رسولوں کے دل پر یقین	کہ ایمان لا ئینگے ہرگز نہین

جاءهم نصرنا

مدد ہم نے اپنے رسولونکی کی	نچھوڑا کوئی ہم نے کافر شقی
ہوا جبکہ اُن پر ہمارا عذاب	ہوئے دونو عالم مین خوار و خراب

فنجی من نشاء

جسے چاہین ہم اسکو دیوین نجات	جسے چاہین اسکو کرین مبتلا
عذاب خدا سی بچے ہے وہی	نبی کی جو کرتا رہے پیروی

ولا یرد بأسنا عن القوم المجرمین

نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا	بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا
گنہ گار کو ہم جو چاہین کرین	ہمارے غضب سی وہ ہر دم ڈرین

لقد کان فی قصصہم عبرة لاولی الالباب

امم سابقہ کا سُنے جو کہ حال	تو ہو پند گر ہے وہ صاحب کمال
ہے قصے سراسر انہین پند مین	جو ذی عقل ہین اور خردمند مین
ہے یا قصہ یوسف کا اُس سے مراد	کیا بھائیون نے جو اُس سے فساد
جو کچھ اسکو ایذا و تکلیف دی	وہ ہے باعث عبرت بزرگی

مصدق ہے سب پہلی کتابون کا یہ
بیشک ہے سب پہلی خطابون کا یہ
یہ صدق پر اُسکی پہلی دلیل
کہ ہے ہم بلا شک کلام جلیل

وتفصیل کل شیء

ہر ایک حرف کا اس مین بیان
سب احکام دین اس مین عیان

وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے
جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے

مسائل کو کھولا ہے سب اس مین
ہر ایک کام جو دین و دنیا مین ہین

مسائل کا قرآن ہی اعتماد
ہر ایک مجتہد کا یہی اجتہاد

وهدی ورحمة لقوم یؤمنون

قطعہ تاریخ

از نتیجۂ طبع جناب

قاضی غلام علی صاحب

مہری تعالیٰ سلمہ اللہ

سراسر ہدایت ہے اسمین بھری	یہہ قران رحمت ہے اللہ کی
یہہ رحمت ہے انبر جو ہین مؤمنین	مگر اس سے محروم ہین کافرین
یہہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام	کیا مین نے بھی اس کو اب اختتام
نہ کچھہ شاعری کا کیا مین خیال	کہا اسمین جو کچھہ لکھا تھا وہ حال
الٰہی میرا رنج سب دور کر	مجھے نور سے اپنے معمور کر
سر دست مین نے لکھی سب کتاب	نہ کچھہ فکر اور غور کا تھا حساب

خدا اور محمد کا لیتا ہون نام
علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

خاتمہ

الحمد للہ کہ یہہ تفسیر سورۂ یوسف کہ احسن
القصص ہے تصنیف حکیم محمد اشرف صاحب متوطن قصبہ
کاندھلہ متصل دہلی کے بتاریخ ششم ماہ ذی حجہ
سنہ ۱۲۹۹ ہجری کو حیز سرانجام پایا تقصیر امیدوار
برحمت عالم خفی وجلی سید محمد علی نے شہر بمبئی کے مطبع
محمدی مین چھپوایا

مہوئی مطبوع نسخہ تفسیر سورۂ یوسف ... [illegible]

تاریخ ... [illegible] سورۂ یوسف

یہہ جو تاریخ ... [illegible] بیان احسن ... [illegible] سورۂ یوسف

[illegible] مطبوع ... [illegible] سنہ ۱۲۹۹

سورۂ یوسف ... [illegible]